روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 176 | سوموار 7 ربیع الثانی۔ 1418ھ 11 ظہور 1376ھش 11 اگست 1997ء

جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ 15' 16' 17۔ اگست 1997ء بروز جمعہ' ہفتہ' اتوار منعقد ہو گا۔ خطبہ جمعہ 97-8-15 کو حسب معمول پاکستانی وقت کے مطابق پانچ بجے شام براہ راست جرمنی سے نشر ہو گا اور اختتامی خطاب 97-8-17 کو پاکستانی وقت کے مطابق شام سات بجے لائیو نشر ہو گا۔

(نظارت اشاعت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی اولاد کو نیکی کے رستے پر گامزن رکھنا اور خطرات سے بچانا یہ آپ کا اخلاقی اور بنیادی فرض بھی ہے اور حق بھی ہے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 3 جنوری 1997ء مطابق 3 صلح 1376 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا (۔)

آج ہمارا نئے سال کا پہلا جمعہ ہے اور اس پہلو سے سال کے ادلنے بدلنے کا جو مضمون ہے یا سالوں کے ادلنے بدلنے کا مضمون اور ان کی اہمیت اس سے متعلق چند عمومی باتیں کہوں گا اور اس کے بعد پھر (اللہ نے چاہا تو) وہی مضمون جو پہلے بیان ہو رہا تھا اور بیچ میں ایک دوسرے مضمون کی وجہ سے وقتی طور پر اسے چھوڑنا پڑا تھا یعنی عام طور پر جماعت احمدیہ کے اخلاقی معیار کو بلند کرنے سے متعلق چند نصائح' ان کو میں پھر کسی خطبے کا ایک حصہ بنا کر بالآخر اس طرف متوجہ ہوں گا۔

پہلی بات تو سال کے بدلنے سے جو ذہن میں ابھرتی ہے وہ دنیاداروں کا ردعمل ہے۔ جب بھی ایک سال دوسرے سال میں بدلتا ہے تو یہ احساس تو ہوتا ہے کہ کوئی ایسی بات ہوئی ہے جسے ایسے غفلت کی حالت میں گزرنے نہیں دینا چاہئے بلکہ اس تبدیلی کو بطور خاص پیش نظر رکھ کر کچھ ہمیں کرنا چاہئے۔ یہ کچھ کرنے کا جو مضمون ہے یہ مختلف قوموں کے اندر مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اور بسااوقات مذہبی قوموں میں بھی اور غیر مذہبی قوموں میں بھی وہ لوگ جو حقیقت میں غفلت کی حالت میں رہ رہے ہیں یہ ردعمل صرف ایک بے ساختہ خوشی کے اظہار کی صورت میں منتج ہوتا ہے اس سے بڑھ کر اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ کس بات کی خوشی ہے۔ کیا حساب کتاب کیا گیا' کیا بہی کھاتے بنائے گئے جن کے بعد انسان کہہ سکتا ہے کہ میں نے منافع میں سال بسر کیا ہے' نقصان میں نہیں کیا ہے اس طرف تو کوئی توجہ کسی کی نہیں جاتی۔ اب جو بارہ بجے کی گھنٹی بجائی گئی یعنی وہ جو Big Bang ہے اس نے بارہ بجائے تو اس وقت اس قدر ایک وحشیانہ حالت اس قوم پر طاری تھی کہ شراب کے نشے میں دھت ہوئے ہر قسم کی ان اخلاقی پابندیوں سے بھی آزاد ہو گئے جو بے اخلاق دنیا میں بھی کسی حد تک دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً ایک ایسی دنیا جہاں جنسی بے راہ روی بے محابا جاری ہو چکی ہو وہاں بھی کوئی ضابطہ اخلاق ہے کہ کسی چلتی ہوئی لڑکی کو بے وجہ ہاتھ نہیں لگانا مگر بارہ بجے جو ایک سال کے دوسرے سال میں تبدیل ہونے کا سنگم ہے اس وقت اس ہر چیز کی اجازت ہو جاتی ہے اور بے دھڑک وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا خوشی کا اظہار ہے۔ تو حقیقت یہ ہے کہ سال کے بدلنے پر اگر کچھ ناچتا ہے تو وحشت ناچتی ہے اور اسی کا نام اظہار مسرت ہے' خوشی کا اظہار اور اس کا گزرے ہوئے سال سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ آنے والے سال کو خوش آمدید کہنے کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔

پس جہاں تک (صاحب ایمان) کا تعلق ہے وہ اپنے گزرے ہوئے سال اور آنے والے سال کو ایک مسلسل جاری پانی کی طرح دیکھتا ہے جو ہر لمحہ آگے بڑھ رہا ہے اور جو سنگم منائے جاتے ہیں یہ اس قسم کا ہی ہے جیسے اچانک کوئی آبشار آجائے یا کوئی پل آجائے جس کے نیچے سے پانی گزرے یا ارد گرد کا منظر بدل جائے لیکن پانی کی رفتار' اس کا ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جانا' ایک مقصد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور زندگی کو بھی انسان جب مختلف وقت کے پیمانوں میں دیکھتا ہے تو یہ تو سمجھتا ہے کہ پیمانہ کچھ بدلا ہوا دکھائی دے رہا ہے' کچھ ارد گرد کا ماحول بدلا ہے' کچھ رفتار ڈھلوان کی وجہ سے بدلی یا چڑھائی آنے کے نتیجے میں روکیں پیدا ہوئیں غرضیکہ ایک رواں پانی کی طرح ایک زندگی کی مثال دیکھی جاسکتی ہے۔ اور اس تعلق میں جو سوچنے کی باتیں ہیں وہ وہی ہیں جو (کلام الٰہی) نے (۔) بیان فرمادیں جو آنحضرت ﷺ سے تعلق رکھتی ہیں جو یہ ہے (۔) سب زندگیاں گزر رہی ہیں' پس ہر چیز حرکت کر رہی ہے' ہر چیز آگے بڑھ رہی ہے مگر اے محمد رسول اللہ ﷺ تیری زندگی اس طرح بڑھ رہی ہے کہ ہر آنے والا لمحہ گزرے ہوئے لمحہ سے بہتر ہے اور بہتر ہوتا چلا جارہا ہے۔ پس یہ وہ پیمانہ ہے جسے ہم پیمانہ صفات کہہ سکتے ہیں اور انسان اسی پیمانے سے خدا تعالیٰ کی ذات کو بھی دیکھتا ہے' تو بعینہٖ تمام صفات اس پیمانے پہ پوری اترتی ہیں۔ اگرچہ خدا میں تبدیلی نہیں مگر جس کائنات کو اس نے پیدا کیا ہے اس میں ہمہ وقت ایک تبدیلی ہے جو ادنیٰ سے اعلیٰ ہدف کی طرف ہے۔

پس ربوبیت کا مضمون ہے جو اس آیت کے حوالے سے سمجھ آتا ہے اور گزرتے ہوئے وقت کے حوالے سے سمجھ آتا ہے۔ پس ربوبیت جہاں بھی ایسی کائنات میں جلوہ گر ہے جہاں اختیار نہیں ہے وہاں بلاشبہ ہر آنے والا لمحہ اس مادی کائنات کا جو شعور کے ساتھ سفر نہیں کر رہی بلکہ بے اختیار قوانین کے تابع سفر کر رہی ہے وہ خدا کی ربوبیت کے عین منشاء کے مطابق آگے بڑھ رہی ہے۔ اس میں ہر آنے والا لمحہ پہلے سے بہتر ہے۔ ہر چیز منظم ہو رہی ہے' مرتب ہو رہی ہے' نئی نئی شاخیں نکل رہی ہیں اس میں سے' اور نشوونما کا ایسا پھیلتا ہوا دائرہ ہے کہ جو معلوم ہوتا ہے کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتا اور واقعتاً نہیں ہو سکتا۔

یہ وہی دائرہ ہے جس کا ذکر (کلام الٰہی) نے (۔) یوں فرمایا (۔) انسانی علم خدا تعالیٰ کے علم کے دائروں پر محیط نہیں ہو سکتا' اسے دائرے میں نہیں لے سکتا۔ صرف اس حد تک وہ علم پائے گا جس حد تک خدا اجازت دیدے کیونکہ خدا کے دائرے جو تخلیق کے دائرے ہیں وہ پھیل رہے ہیں اور اسی طرح علم بھی پھیلتا چلا جاتا ہے۔ آج انسان ایک علم کے اوپر ایک دائرہ بنائے وہ سمجھے کہ میں نے اس پہ قابو پالیا اس دائرے کو توڑ کر علم ضرور باہر نکل جائے گا۔ کیونکہ ہر آنے والا دن اس علم میں وسعت پیدا کرے گا' نئی شاخیں کھولے گا وہ اس برتن میں سما ہی نہیں سکتا پھر۔ پس یہ وہ ربوبیت کا مضمون ہے جو ہر آنے والے لمحے کو پہلے سے بہتر دکھا رہا ہے مگر آنحضرت ﷺ کے حوالے سے اس میں ایک اور شان پیدا ہو جاتی ہے جو انسان اور دیگر مخلوقات کا فرق دکھاتی ہے۔ دیگر مخلوقات میں جو آگے بڑھنے کا مضمون ہے وہ اپنی کسی خوبی' اپنے فیصلے سے تعلق نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ کی ایک جاری تقدیر سے تعلق رکھتا ہے جو ہمیں ایک لمبے عرصے تک درجہ بدرجہ ترقی دے کر یہ سمجھاتا ہے کہ ہمارا خدا ہمیشہ آگے بڑھانے والا ہے۔ اور جب وہاں جا کر کھڑا کیا جہاں انسانیت شروع ہوتی ہے اور یہ قانون نئے بنا کر ہمارے سامنے رکھے کہ اب تم چاہو تو نیچے کی طرف دوڑ پڑو' چاہو تو اوپر کی طرف جاؤ۔ اب تمہیں اختیار ہے۔ تو جہاں اختیار دیا گیا وہیں اکثر انسان نیچے کی طرف دوڑے ہیں اوپر کی طرف نہیں گئے اور (انتہائی پستی) کی طرف ان کا رخ ہو گیا۔ ان کا ہر آنے والا لمحہ پہلے لمحوں سے بدتر ہوتا چلا گیا اور جب وہ ایک ایسی انتہاء کو پہنچے جس کے بعد پھر ان کو زندہ رہنے کا حق نہیں رہا تو پھر خدا تعالیٰ نے ان قوموں کو برباد کر دیا۔

آنحضرت ﷺ ان تمام انسانوں کی صف میں سب سے آگے بڑھے ہوئے ہیں جنہوں نے ہر لمحہ آگے کی طرف قدم بڑھایا ہے جنہوں نے اس شعوری حق کو استعمال فرمایا اور بہت ہی اعلیٰ طریق پر استعمال فرمایا۔ پس تمام انبیاء اور ان سے پہلے صالحین' ان سے نچلے طبقے میں صالحین' شہداء اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

صدیقین سبھی وہ ہیں جن کے آنے والے لمحے پچھلے لمحوں سے آگے ہوتے ہیں اور اس مضمون پر گواہی دے کر مرتے ہیں کہ (-) اے اللہ ہمیں وفات دینا تو نیکوں میں داخل کر کے وفات دینا۔ ادنیٰ حالتوں میں وفات نہ دینا۔ پس گزرے ہوئے وقت کے ساتھ ایک یہ بھی تو مضمون ہے جسے ذہن میں از خود بیدار ہو جانا چاہئے اور اس پہلو سے اپنے سال کا جائزہ لینا چاہئے اور آئندہ سال کے متعلق معین منصوبہ ہونا چاہئے کہ ہم آئندہ کیا کریں گے۔

جہاں تک انفرادی فیصلوں کا تعلق ہے اس کے متعلق یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی تفصیلی بات کی جاسکے کیونکہ ہر انسان کا مقام الگ الگ ہے۔ جیسے میراتھن دوڑ ہوتی ہے تو اگلوں اور پچھلوں کے درمیان میلوں کا فاصلہ بھی ہوتا ہے۔ تو ہمارا جو انسانی مقابلہ ہے وہ صدیوں تک بھی پھیلا پڑا ہے بلکہ ہزاروں سال تک بھی۔ پس انسان کی اس دوڑ میں جو اجتماعی دوڑ ہے اس میں پہلے درجے کا جو انسان سب سے آگے ہے اس میں اور سب سے پیچھے آگے بڑھنے والے میں، پیچھے ہٹنے والوں کی بات نہیں میں کر رہا ان کا تو رخ ہی بدل گیا' آگے بڑھنے والوں میں بھی اتنے فاصلے پڑ جاتے ہیں کہ گویا جو سب سے پیچھے ہے وہ اگلے آدمی کے متعلق علم ہی نہیں رکھتا کہ وہ کہاں غائب ہو گیا۔

پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ جس صراط مستقیم پر چلے ہیں اور چلتے رہے وہ صراط مستقیم ایسی ہے جس کے آخر پر عام آدمی نیکی کی راہوں پر قدم مارنے والے اور گرتے پڑتے آگے بڑھنے والے وہ بھی تو ہیں اور فاصلے بہت ہیں جو صدیوں' ہزاروں سال کے فاصلے بلکہ اس سے بھی زیادہ بن جائیں گے۔ اگر روحانی مراتب کو آپ گہری نظر سے دیکھیں تو آنحضرت ﷺ اور ابتدائی نیکی کے سفر کرنے والے کے درمیان یوں معلوم ہوتا ہے کہ لامتناہی فاصلہ ہے اس کا عام انسان تصور نہیں کر سکتا۔ مگر قدر مشترک کیا ہے۔ اگر قدر مشترک کوئی نہ ہو تو پھر انسان اس نیکی کے رستے پر چلنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

قدر مشترک خدا تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے (-) کہ تو کہہ دے کہ میں تمہاری طرح کا ہی ایک بشر ہوں اس لئے جتنی ترقی میں نے کی ہے صلاحیت کے لحاظ سے تمہیں اس سے محروم نہیں رکھا گیا۔ تم نہیں کہہ سکتے کہ میں اور قسم کا انسان تھا یعنی بشریت کی صلاحیتوں کے لحاظ سے تمہیں سب کچھ دیا گیا ہے جو مجھے بھی دیا گیا تھا مگر مجھے وحی نے ایک نئی زندگی عطا کر دی اور وحی بھی بغیر کسی استحقاق کے نہیں تھی۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کی نظر سے دیکھیں یا انسان کی نظر سے دیکھیں تو استحقاق کوئی دکھائی نہیں دیتا مگر اللہ کا کوئی فیصلہ بھی بغیر حق کے نہیں ہوا کرتا ان معنوں میں میں کہہ رہا ہوں کہ وحی بھی استحقاق سے تعلق رکھتی ہے۔ اگرچہ آخری باریک نظر سے دیکھیں تو حق وق سب اڑ جاتا ہے صرف مالک ہی دکھائی دیتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے لئے بھی تو کچھ عدل کے ایسے قوانین بنا رکھے ہیں جو در حقیقت احسان سے تعلق رکھتے ہیں مگر ہماری زبان میں وہ عدل کہلائے گا کیونکہ خدا کا عدل جن چیزوں پر مبنی ہے وہ ساری اس نے عطا کی ہوئی ہیں۔ اس لئے خدا کے عدل کی بنیاد احسان پر ہے اور بندے کے عدل کی بنیاد حقوق پر ہے ان دو چیزوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ تبھی میں نے کہا تھا کہ مالک کا مضمون ہے جو در حقیقت ایک غالب مضمون ہے جو ہر چیز پر حاوی ہے مگر اس خطبے میں اس کی تفصیل میں اگر گیا تو یہ مضمون جو میں آج بیان کرنا چاہتا ہوں یہ ادھورا رہ جائے گا۔

پس یاد رکھیں کہ اگرچہ نبوت وہبی ہوا کرتی ہے مگر اس کے باوجود اس کے اندر عدل کا ایک مضمون ہے۔ اور عدل کا مضمون احسان کے پلیٹ فارم پر' اس کی سرزمین پر قائم کیا گیا ہے۔ ہر چیز جو خدا نے دی ہے احسان ہی کے طور پر دی ہے اور پھر اس پہ عدل قائم کر دینا یہ اس کی عجیب شان ہے۔ پس اس پہلو سے خدا تعالیٰ نے جو انسان کو عدل اور احسان کی تعلیم دی ہے انسان کے عدل کا قدم نیچے سے اٹھتا ہے اور احسان پر جاتا ہے اور احسان کے بعد پھر ایک اور عدل اس میں سے پیدا ہوتا ہے جس سے محسنین پیدا ہوتے ہیں۔ مگر بہرحال حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات کا جہاں تک تعلق ہے وہ ہر آگے بڑھنے والے سے اتنا آگے بڑھ گئے کہ جیسے دور افق میں کوئی ڈوب جائے اور پھر دکھائی نہ دے مگر جو قدر مشترک ہے وہ بیان کر گئے اس کو خوب کھول دیا تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ بے وجہ آگے بڑھ گیا ہے' کوئی نہ کوئی وجہ ضرور تھی جس کی وجہ سے آگے بڑھا ہے۔

ایک آدمی کہہ سکتا ہے کہ فلاں وہ تیز دوڑنے والا تھا اس کو خدا نے اچھا جسم دیا تھا' اچھی صلاحیتیں عطا کیں اچھے ماحول میں پیدا ہوا' اچھے تربیت دینے والے اس کو میسر آگئے تو پھر میرا کیا قصور ہے جو میں پیچھے رہ گیا۔ تو اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ عدل کا جہاں تک مضمون ہے اس کے پہلے احسان خدا کی طرف سے لازماً ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان دیکھتا ہے تو یہ بحث نہیں کرے گا کہ خدا نے اس پر احسان کیوں کیا' اس پر کیوں نہیں کیا۔ اس نے یہ فیصلہ کرنا ہے صرف کہ جب دوڑ ہوئی تھی تو کون آگے بڑھا ہے۔ اس کی ماں نے دودھ نہیں پلایا اس لئے وہ آگے نہیں بڑھ سکا بلکہ بکری کے دودھ پر پالا گیا ہے اس لئے آگے نہیں بڑھ سکا یہ بحثیں تو نہیں اٹھائی جائیں گی۔ صرف یہ دیکھا جائے گا کہ جب دوڑ ہوئی تو آگے کون بڑھا مگر آگے بڑھنے کے باوجود اگر کوئی یہ پیغام دیتا چلا جائے کہ جہاں تک ابتدائی صلاحیتوں کا تعلق تھا انسانی قدر مشترک کا تعلق ہے وہ سب ہم میں برابر تھیں اس لئے یہ کہہ کر پیچھے نہ رہ جانا کہ تمہیں خدا نے وہ توفیق ہی نہیں بخشی تھی۔ توفیق بخشی لیکن تم نے اس توفیق سے استفادہ نہیں کیا اور پوری طرح فائدہ نہیں اٹھایا۔

اب یہ جو مضمون ہے توفیق والا یہ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ سمجھایا تھا پھر بھی بعض دفعہ لوگوں کے دل میں دوبارہ سوال اٹھتے ہیں۔ یہ کہنا بھی غلط ہے کہ بشریت کی توفیق کا یہ مطلب ہے کہ ہر بشر کی جو حقیقی موجود توفیق ہے وہ ایک جیسی ہوا کرتی ہے۔ کسی بشر کی نظر تیز ہے' کسی کی نظر کمزور ہے۔ کسی کو سونگھنے کی پوری صلاحیت نہیں۔ کوئی بہرا ہے' کوئی بہرا اور اندھا اور گونگا بھی ہے تو اگر اس تفصیل میں جا کر آپ دیکھیں تو (کہہ دے کہ میں تمہاری طرح کا بشر ہوں) کی بات یہاں صادق نہیں آتی پھر۔ اس لئے وہ جو (تمہاری طرح بشر ہوں) کا مضمون ہے وہ زیادہ وسیع دائرہ سے تعلق رکھتا ہے اس کے صحیح فہم کے بغیر آپ اس مثال کو سمجھ نہیں سکتے اور دل میں ہمیشہ الجھنیں باقی رہ جائیں گی۔

پس آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں بھی تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں اور ایک ایسا بشر ہوں جس نے اپنے دائرہ استطاعت کو اپنے درجہ کمال تک پہنچا دیا ہے۔ تم جس حالت کے بھی بشر ہو گے اگر تم اپنے دائرہ استعداد کو اپنی انتہائی طاقتوں تک بڑھاؤ گے تو پھر خدا تم سے یہ سلوک ضرور فرمائے گا کہ تم سے بھی ہم کلام ہو' تم سے بھی اپنا تعلق قائم کرے گا مگر اس کے لئے کچھ شرطیں ہیں اور وہ شرطیں اس کے بعد بیان ہوئی ہیں (-) مجھ پر وحی کی جارہی ہے۔ اس نے بشریت کے باوجود ایک نئی روشنی مجھے عطا کر دی ہے۔ (-) اس توحید کے پیغام میں وہ خوش خبری ہے جس کی طرف میں متوجہ کر رہا ہوں کہ خدا ایک ہے تو کیسے ممکن ہے کہ ہر ایک سے الگ الگ سلوک کرے۔

(-) تم اندھے ہو' کانے ہو' لولے ہو' لنگڑے ہو مگر یاد رکھنا تمہارا خدا ایک ہے۔ وہی خدا ہے جو محمدؐ رسول اللہ کا خدا تھا' جس نے محمدؐ رسول اللہ سے احسان کا سلوک کیا وہ کیسے تمہیں بے احسان چھوڑ دے گا مگر اس کے لئے بشری صلاحیتوں کے تفصیلی تقاضوں کی بحث نہیں اٹھائی۔ فرمایا (-) دو شرطیں ہیں جو تم میں سے ہر ایک پوری کر سکتا ہے۔ بشریت کی طاقتیں الگ الگ ہوں گی۔ بے شک لیکن ان شرطوں میں قدر مشترک میں تم سب اسی طرح برابر ہو اور ہر ایک کو برابر یہ توفیق ہے کہ وہ انہیں پورا کر سکے۔

عمل صالح کرو اور عمل صالح کی تعریف یہ فرما دی کہ ہر شخص جو اپنی توفیق کے مطابق کچھ کام کرتا ہے اور جہاں تک اس کو نیکی کا فہم ہے اس فہم کے مطابق نیکی پر عمل کرتا ہے وہ عمل صالح ہے۔ اس لئے ایک اندھا بھی جو سوٹی کی مدد سے رستہ ٹٹولتے ہوئے چلتا ہے وہ عمل صالح بھی کر سکتا ہے عمل صالح کے بغیر بھی پھر سکتا ہے۔ عمل صالح کا مطلب ہے کہ وہ اپنی عقل سے کام لیتے ہوئے وہ تمام احتیاطیں برتے کہ بے وجہ ٹکریں نہ مارتا پھرے۔ ایک دفعہ کوئی اندھا لیمپ جلا کر رات کو پھر رہا تھا تو کسی عقل کے اندھے نے اس سے پوچھا کہ تم عجیب بے وقوف آدمی ہو تمہیں نظر آتا نہیں روشنی لئے پھرتے ہو۔ اس نے کہا میں روشنی اپنے لئے نہیں تمہارے جیسے اندھوں کے لئے لئے پھرتا ہوں' تم نہ ٹکر مار دو میرے سے۔ تو یہ بھی ایک فراست ہے اور یہ اس کا عمل صالح تھا۔ اس کے عمل صالح نے اس کے اندھے ہونے کے باوجود کیسا روشن دیا کر دیا جس سے اندھیری رات کا ایک حصہ جگمگا اٹھا۔ تو ہر شخص میں ایک عمل صالح کی صلاحیت خدا نے رکھی ہے۔ پس عمل صالح کے حوالے سے جب رسول اللہ ﷺ کو خدا نے وحی فرمائی اور وحی میں یہ قدر مشترک ہے جو بشریت اور نیک لوگوں میں تفریق کرنے والی ہے یعنی بشریت برابر اور پھر بھی ہر بشر کو یہ توفیق مل جانا کہ خدا اس سے ہم کلام ہو جائے' اس سے پیار کا اظہار کرے ان صلاحیتوں نے ہر انسان کو برابر کر دیا ہے۔ پس اندھے کی صلاحیت اور ہے اور دیکھنے والے کی اور گویا عمل صالح کی توفیق دونوں کو ہے کیونکہ عمل صالح کی تعریف ایسی بنا دی گئی ہے جو ہر ایک پر صادق آ جاتی ہے (-) اس اعلان نے تو ہر شک کو دور فرما دیا کہ اس دور کا قانون یہ بنا دیا گیا ہے کہ جس کو جتنی توفیق ہے اس کے مطابق اس کے فیصلے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کوئی ہزار میل پیچھے رہنے والا' ہزار میل آگے بڑھ جانے والے سے اوپر قرار دیدیا جائے اس لئے کہ اس نے اپنی صلاحیت کے مطابق پوری حد کر دی' اپنی حد تک جو زور مارنا تھا مار دکھایا اور جو ہزار میل آگے ہے وہ دو ہزار بھی جا سکتا تھا اس لئے اس کو نیچے کر دیا اور جو پیچھے رہ گیا اس کو اوپر کر دیا۔

تو یہ عجیب و غریب قانون ہے۔ جو عجیب و غریب تو ہے مگر بہت ہی اعلیٰ اور لطیف قانون ہے' عدل کے اعلیٰ تقاضے پورے کرنے والا ہے۔ اس لئے انسان جب کسی کو کہتا ہے تم فرسٹ آگئے ہو تو اس سے تو یہ سوال نہیں کیا جا سکتا کہ اس کے ساتھ یہ ہوا تھا اور اس کے ساتھ یہ ہوا تھا۔ میں ان باتوں میں محروم رکھا گیا مگر یہ اس وجہ سے ہے کہ انسان عالم الغیب نہیں ہے۔ انسان ان باریک لطیف باتوں میں اتر کر موازنے کر ہی نہیں سکتا اس لئے اس نے جھگڑا مٹا دیا یہ کہہ کر کہ ہمیں تو جو نظر آئے گا ہم اس کے مطابق فیصلہ دیں گے یہ ہمارے قوانین ہیں۔ وہ پہلے پہنچا ہے تم بعد میں پہنچے ہو لیکن خدا کی نظر ان تمام لطیف باتوں پر ہے۔ اس لئے وہ عدل جو احسان پر قائم ہوتا ہے میں اس کی مثال آپ کو دے رہا ہوں کہ سارے مضامین احسان ہی کے ہیں۔ مگر اس پر قائم ہونے والا عدل بہت ہی خوبصورت عدل ہے۔ ہر کمزور' ہر بیمار' ہر لولے لنگڑے کو ایک خوشخبری دیدی گئی ہے کہ جس دوڑ کی طرف بلا رہے ہیں وہ سارے بشر کو بلا رہے ہیں آنحضرت ﷺ کسی ایک کے رسول تو نہیں تھے تمام بشر' ہر بشر کے رسول تھے۔ پس دعوت عام ہے اور قوانین ایسے بنا دیئے کہ ہر دعوت میں شامل ہونے والا برابری کے یقین سے حصہ لے۔

اب یہ جو مضمون ہے اس کے بعد فرمایا کہ ایک شرط لازم ہے وہ شرط یہ ہے کہ عمل صالح کے ساتھ خدا کا شریک نہیں ٹھہرانا کیونکہ شرک عدل کے خلاف ہے۔ اور خدا جب تم سے عدل کرتا ہے' تم اس سے عدل کے بغیر سلوک کرو یہ ظلم ہے۔ تبھی خدا تعالیٰ نے شرک کو عدل کے برعکس اور ظلم قرار دیا ہے۔ پھر اس کے عدل کا قانون تم پر نہیں چلے گا۔ جو کسی سے ناانصافی کا سلوک کرتا ہے وہ اس سے انصاف کی توقع نہیں پھر رکھ سکتا۔ پس فرمایا عمل صالح والی جو تمہاری صلاحیتیں ہیں ان کو ہم اسی طرح جانچیں گے جیسا کہ ہم نے بیان فرما دیا مگر ایک خدا کو ماننا اور اسی کی خاطر اپنے آپ کو جھکا دینا اور اس

کے غیر پر نظر نہ رکھنا یہ شرطیں مانو گے تو پھر اپنے نقطہ آسمان کی طرف جو انتہائی بلندی کا نقطہ ہے اس کی طرف تم بھی ضرور اٹھائے جاؤ گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ہر شخص اپنے عروج کو پہنچ جاتا ہے گویا وہ شخص جس نے اپنی صلاحیتوں کے کمال کو ان کے درجہ کمال کی آخری حد تک پہنچادیا وہ لازماً سب سے اونچا ہو گا۔ مگر ایک شرط اور ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کر رہا ہوں جو یہ ہے کہ آپؐ نے لمحے لمحے کا حساب دیا ہے۔ اور غافل میں اور صاحب عقل انسان میں یہ بہت بڑا فرق ہے۔ آنحضرت ﷺ لمحے لمحے کا حساب رکھتے تھے۔ اپنی زندگی کے لمحے لمحے پر نگران رہتے تھے۔ اگر ہم سالوں کا حساب بھی نہ رکھیں بلکہ دسویں سال کا بھی حساب نہ رکھیں تو یہی وہ کیفیت ہے جس کو (کلام الٰہی) (اور جو غافل ہیں) کی اصطلاح میں بیان فرماتا ہے اور جہاں جہنم کا ذکر ہے وہاں یہ وضاحت کے ساتھ فرمایا گیا جہنم کا اکثر حصہ غافلوں سے بھرا ہوا ہو گا(۔)

اور پھر ایک اور سوال اٹھتا ہے کہ اگر غافل ہے تو غفلت کی حالت میں گناہ کرنے کی سزا کیوں پاتے ہیں۔ وہاں اس مضمون کو کھول دیا گیا' اس آیت کو میں آئندہ (اللہ نے چاہا تو) پھر کسی وقت اٹھاؤں گا بہت اہم مضمون ہے جو اس میں بیان ہوا ہے۔ مگر بات یہ کھولی گئی ہے کہ غفلت کی حالت اگر بالارادہ کمزوریوں سے تعلق رکھتی ہو تو اس میں انسان سزاوار ہوتا ہے اور غفلت کہہ کر جرم کی سزا سے بچ نہیں سکتا۔ اب ایسے شرابی جو یکم تاریخ کو شرابی بنے یا اس سے پہلے کرسمس میں شرابی ہوئے ان کے متعلق پولیس نے جگہ جگہ بے شمار چیک پوسٹیں بنائی ہوئی تھیں ان کو دیکھ کر' ان کی نگرانی کی' ان کو پکڑنے کی تدبیریں اختیار کی ہوئی تھیں' نئے آلے ایجاد کرنے والوں نے کئے اور پولیس ان کو لئے پھرتی تھی اور ہر ایک کے سانس کا ٹیسٹ لیتے تھے جس کا شبہ پڑے کہ وہ ذرا ڈولتا ہوا چل رہا ہے۔ اوز اس طرح کہتے ہیں کہ تقریباً نصف حادثات ہوئے ہیں اس سال۔ لیکن جو شراب کی حالت میں کسی کو مار دیتا ہے اس کے اوپر پولیس یہ مقدمہ نہیں دائر کرتی کہ اس کو پھانسی کی سزا ملنی چاہئے یا عمر قید کی سزا ملنی چاہئے اور حالانکہ یہ غفلت اس کی پیدا کردہ ہے۔

اور (کلام الٰہی) جس غفلت کا ذکر فرماتا ہے وہ وہ غفلت ہے جو انسان کی بالارادہ پیدا کردہ غفلت ہے۔ پس اگر تم اپنی غفلت کے معاملے میں نگران نہیں ہوتے اور غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہو تو پھر جو حادثات ہوں گے تم اس کے ذمہ دار ٹھہرائے جاؤ گے۔ جب تک ہوش نہ ہو (کلام الٰہی) فرماتا ہے تم نے (عبادت) بھی نہیں پڑھنی۔ یہ غفلت کا مضمون ہے جو حیرت انگیز وضاحت اور شان کے ساتھ ایک عظیم روشنی کے ساتھ (کلام الٰہی) ہمارے سامنے پیش فرماتا ہے۔ (عبادت کرنا) کتنی اچھی بات ہے مگر فرمایا اگر تمہیں پوری طرح پتہ نہیں کہ تم کہہ کیا رہے ہو تو یہ غفلت کی حالت جو ہے اس کی (عبادت) قبول نہیں ہو سکتی۔ اس لئے تم ایسے وقت میں اس غفلت کی حالت میں (عبادت) نہ پڑھو ورنہ ہو سکتا ہے تمہارے مونہہ سے کوئی کلمہ کفر ہی نکل رہا ہو۔ کوئی نامناسب باتیں تمہارے تصورات کی (عبادت) میں داخل ہو جائیں۔

اب یہ جو غفلت کی حالت ہے خاص طور پر اس کو پیش نظر رکھ کر اپنی اکائیوں اور دہائیوں کا حساب تول کے دیکھیں۔ اگر آپ اس پہلو سے حساب لیتے ہیں جیسے کہ میں نے بیان کیا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے لمحے لمحے پر نگران تھے اور یہ نگرانی اتنی کامل تھی اور اتنی مستقل تھی کہ آپ کو تمام بنی نوع انسان پر شہید بنا دیا گیا۔ پہلے شاہد جس کا میں پچھلے خطبے میں ذکر کر چکا ہوں پھر شہید کہ ان کے متعلق آپؐ کی گواہی مانی جائے گی کیونکہ آپؐ نے اپنے لمحے لمحے کا حساب لیا ہے اس لئے آپؐ اس لائق ہیں کہ آپؐ کی کسوٹی پر دوسرے پرکھے جائیں۔ فرمایا جب تمام انبیاء کو قیامت کے دن اپنی اپنی قوموں پر شہید بنا کر لایا جائے گا تو اے اللہ کے رسولؐ تجھے ان تمام انبیاء پر شہید بنا کر لایا جائے گا۔ ان کی امتوں کے اعمال نبیوں کے اعمال کی کسوٹی پر پرکھے جائیں گے اور نبیوں کے اعمال تیری کسوٹی پر پرکھے جائیں گے۔

یہ وہ رسول ہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ جن کی غلامی میں (۔) قدم آگے بڑھانے ہیں اور طریق بھی آپؐ نے (۔) سمجھا دیئے اور (کلام الٰہی) نے یہ مضمون خوب کھول دیا کہ غفلت کی حالت میں گزرے ہوئے لمحے تمہارے کسی کام کے نہیں ہیں۔ اور وہ جو گناہ پیدا کرتے ہیں ان گناہوں کے تم ذمہ دار قرار دیئے جاؤ گے۔ اور غفلت کی حالت میں اگر (عبادات) پڑھنے کی اجازت نہیں۔ تو انسان جو (عبادات) پڑھتے ہوئے اکثر غفلتوں میں ڈوبا رہتا ہے اس کو سوچنا چاہئے کہ یہ (عبادت) بھی ایسی ہے جس میں رس نہیں پیدا ہوا اور زور لگانا چاہئے کہ کسی طرح یہ غفلت کی حالت جاتی رہے۔ تو ایک مستقل جدوجہد ہے اور اس کے نتیجے میں اگر قدم زیادہ تیز رفتاری سے آگے نہ بڑھے تو کچھ نہ کچھ آگے بڑھنا چاہئے۔

یہ وہ موازنہ ہے جس کے متعلق میں نے کہا تھا کہ اپنے ہی کھاتے کھولو اور دیکھو کیا ہوا ہے تو پچھلے سال کی جو بھی اپنی کیفیت ہے اس پر نظر رکھو۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے انفرادی طور پر تو ممکن ہی نہیں کہ میں سمجھا سکوں کہ کون کیا کیا کرے (۔) ہم نے یہ دیکھنا ہے اگر ہمارا ہر لمحہ گزرے ہوئے سال کے ہر لمحے سے آئندہ بہتر نہیں ہو سکتا تو کم سے کم ہر منٹ اگر بہتر ہو سکتا ہے تو وہ بہتر کیا جائے' گھنٹہ بہتر ہو سکتا ہے تو گھنٹہ بہتر کیا جائے' ہفتوں کا حساب کر لو' مہینوں کا حساب کر لو۔ کچھ تو کرو' (۔)

پس لازم ہے کہ مہینے نہیں تو کم سے کم ہر سال کچھ نہ کچھ آگے بڑھے۔ کہاں بڑھے گا کن کن قدموں میں وہ پہلے سے زیادہ سرعت سے وہ سفر اختیار کرے گا یہ فیصلہ ہے جو ہر انسان نے اپنی توفیق کے مطابق کرنا ہے۔ اور اس پہلو سے جن اخلاق کی طرف میں نے آپ کو متوجہ کیا تھا میں ان کی طرف مختصراً پھر واپس لوٹتا ہوں اور آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ ایک حساب عبادت کا کر لیں اور ایک اخلاق کا' یہ دو حساب کر لیں اور اپنے لئے تعلیم معین کریں' اپنے لئے خود فیصلہ کریں کہ اگلے سال میں میں نے ان دونوں چیزوں میں کیا بہتری کرنی ہے۔ (عبادات) کی حالت میں بہتری کے لئے یہ لازم ہے کہ انسان اپنی (عبادات) کے وقت ان شیطانوں کی شناخت کرے جو (عبادت) میں دخل انداز ہوتے ہیں۔ وہ تجارت کے شیطان ہیں' مقدموں کے شیطان ہیں' بیوی بچوں یا دیگر لوگوں کی محبت کے شیطان ہیں غرضیکہ جتنی بھی قسموں کے شیطان ہیں وہ الگ الگ صورتوں میں الگ الگ انسانوں پر قابض ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ایک' بعض دفعہ دو' بعض دفعہ دسیوں شیطان اور ان کی شناخت کے بغیر آپ کے ان کے خلاف جوابی کارروائی کیسے کر سکیں گے۔

تو کسی دن غور کر کے دیکھیں تو سہی کہ (عبادت) میں کون کون سے رخنے ڈالنے والے خیالات ہیں پھر جو جو بھی خیالات ہیں ان کا کسی چیز سے ربط ضرور ہے جو آپ کو اچھی لگتی ہے۔ اس ربط کو اگر وہ (عبادت) میں مخل ہوتا ہے تو کاٹ دیں اور کاٹنے کی کوشش جو ہے وہ لمبا وقت لیتی ہے۔ کاٹ دیں کہنا تو آسان ہے مگر ان کا کٹ جانا آسان نہیں ہے۔ اس جدوجہد میں جب آپ داخل ہوں گے تو اس پہلو سے آپ کا ہر لمحہ پہلے لمحے سے بہتر ہوتا ہوا نظر آئے گا یا ہر وقت کا یونٹ جو بڑا بھی ہو تو پہلے یونٹ سے زیادہ بہتر ہوتا ہوا دکھائی دے گا۔ تو ایک تو (عبادات) کے متعلق میں سمجھانا چاہتا ہوں بہت ہی اہم قابل توجہ امر ہے۔ میرے نزدیک اگر ہم اپنی عبادت کے متعلق غفلت کی حالت کو کاٹ پھینکیں اور پہلے تشخیص کریں تعیین کریں۔ تشخیص بیماریوں کی اور تعیین ان اقدامات کی جن کو استعمال کرتے ہوئے آپ نے بیماریوں سے شفا پانی ہے معین ایک راہ عمل اپنے لئے بنالیں اور اگر آپ کو توفیق ملی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ آئندہ آنے والا سال گزرے ہوئے سال سے ضرور بہتر ہو گا۔ (اگر اللہ نے چاہا تو)

دوسرا وہ جو معاشرتی بدیاں ہیں جن کے نتیجے میں بہت سی بداخلاقیاں پھیلی ہوئی ہیں ان کے اوپر عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ بارہا نصائح کے باوجود جن لوگوں پر نہیں اثر ہوتا ان پر نہیں ہوتا اور اس کے باوجود نصیحت کرتے چلے جانے کا حکم ہے۔ جو بدخلق اپنی بیویوں سے بدخلق ہیں' اپنی اولادوں سے بدخلق ہیں' اپنے رشتہ داروں سے بدخلقی سے پیش آتے ہیں وہ جب اس قسم کے خطبات سنتے ہیں تو اور بھی زیادہ اپنے گھر والوں کو یہ احساس دلاتے ہیں کہ تم یہ نہ سمجھنا کہ تم بچ جاؤ گے' تم ہو ہی گندے بے ہودہ لوگ' میں تمہیں ٹھیک کروں گا۔ اور یہ حوالے نہ دیا کرو مجھے۔ اور وہ پھر بے چارے ہمیں خط لکھتے ہیں اور اسی طرح بعض بے چارے مرد ہیں جن کا حال یہ ہے کہ اپنی بیویوں کے سامنے وہ اس طرح اف نہیں کر سکتے جس طرح بچوں کو حکم ہے کہ ماں باپ کے سامنے اف نہیں کرنی اور ان کی ہر بات کے اتنا غلام کہ اپنی اولادوں کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر بیٹھے ہیں۔

بیوی غیر احمدی' باپ احمدی مگر ایسا زن مرید کہ وہ اپنی اولاد کو اپنی آنکھوں کے سامنے جہنم کی طرف دھکیلا جاتا دیکھتا ہے اور مجال نہیں کہ جو آگے سے آواز بلند کر سکے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اخلاقی کمزوری حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایک زوجہ میں پائی تو پیغام چھوڑ دیا کہ جب اسماعیل واپس آئیں تو ان کو کہنا اپنی چوکھٹ بدل لیں اور آپؑ نے طلاق دے دی۔ وہ دین کے لحاظ سے مختلف دین نہیں رکھتی تھیں مگر جہاں دین کا اختلاف بھی ہو اور اولاد کو واضح طور پر لادینی قدروں کی طرف لے جا رہی ہو کوئی بیوی' اس کے ساتھ چمٹے رہنے کا جواز ہی کون سا ہے' بہت پہلے طلاق دے کر الگ کر دینا چاہئے تھا۔ مگر ایسی بھی ہیں جو عیسائی بنا رہی ہیں۔ جو دہریہ بنا رہی ہیں' جو ہر قسم کی دینی اقدار سے غافل کرنے کے لئے باقاعدہ سکیم بناتی ہیں اور ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے بہت شریف آدمی' بڑا ہی شریف النفس احمدی' بڑا بااخلاق ہے' چندے بھی دے دیتا ہے اور (عبادات) بھی پڑھتا ہے اور دیکھ رہا ہے آنکھوں کے سامنے اس کی اولاد جہنم میں جا رہی ہے۔ یہ شرافت ہے یا نامردی ہے۔ کیا اس کا نام آپ رکھیں گے؟

جن باتوں کے لئے انسان کو نگران بنایا گیا ہے لازم ہے کہ ان پر نظر رکھے اور اس لحاظ سے بھی اپنے حال پر نظر کرے کہ وہ آگے بڑھ رہا ہے یا بحیثیت ایک خاندان کے پیچھے ہٹ رہا ہے۔ اس کا مستقبل کیا ہے۔ جس کی اولاد پیدا (دین حق کی پیروکار) ہوئی ہو یعنی خدا تعالیٰ نے اسے (دینی) قدروں پر اور خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کی قدروں پر پیدا کیا ہو وہ اس کی آنکھوں کے سامنے دور ہٹ رہی ہو اور واضح نظر آ رہا ہو کہ رستہ جہنم والا رستہ ہے اس پر آرام سے بیٹھا ہوا ہے اس کو شریف کون کہہ سکتا ہے۔ یعنی شریف ان معنوں میں ہے کہ وہ لوگوں سے معاملے میں ٹھیک ٹھاک ہے مگر یہ شرافت نہیں بزدلی ہے۔ بعض دفعہ بزدلی کا نام شرافت رکھ دیا جاتا ہے۔ کسی نے کسی سے کہا تھا کہ تو جو طاقتور ہے اس کے سامنے بڑا خاموش ہو جاتا ہے اور جو کمزور ہے بے چارہ اس کے اوپر چڑھ دوڑتا ہے۔ اس نے جواب دیا میری طبیعت میں شرافت بڑی ہے' جب میں کسی طاقتور کو دیکھتا ہوں مجھے بڑا رحم آتا ہے اس پر اور جب کمزور کو دیکھتا ہوں مجھے بڑا غصہ اس پہ آتا ہے۔ یہ اس کی شرافت ہے۔ تو شرافت غفلت کے ساتھ اکٹھی ہو نہیں سکتی۔ (اور وہ غافل ہیں) والا مضمون سمجھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ اپنی اولاد کو نیکی کے رستے پر گامزن رکھنا اور ان خطرات سے بچانا یہ آپ کا اخلاقی اور بنیادی فرض بھی ہے اور حق بھی ہے اور اس غفلت کی حالت میں جو آپ نیک لوگوں کی نسلیں ضائع کر دیتے ہیں پوچھے جائیں گے۔

اگر بے اختیاری کی حالت میں اولاد ہاتھ سے نکل جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر کسی کو ذمہ دار قرار نہیں دیا مگر فطرت کے دکھ میں اس کو سزا ضرور مل جاتی ہے۔ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثال دیکھیں کہ اولاد ناشکری بنی' اس نے غلط راہ اختیار کر لی' ایسا عمل نہیں کیا جسے صالح عمل کہا جا سکتا ہے تو حضرت نوحؑ کے قرب نے اسے بچایا نہیں۔ حضرت نوحؑ کو اس وجہ سے سزا نہیں ملی کہ حضرت نوحؑ کی پوری کوششوں کے باوجود وہ اولاد ایسی نکلی۔ مگر ایک چیز ضرور تھی کہ حضرت نوحؑ اس پر تفصیلی نظر نہیں رکھ سکے تھے۔ یہ بھی ایک لطیف غفلت کی قسم ہے۔ اور خدا کا انصاف ایسا کامل ہے کہ اس کی سزا بھی دیتا ہے پھر۔ چنانچہ حضرت نوحؑ کو جو دکھ پہنچا ہے بیٹے کو غرق ہوتا ہوا دیکھ کر وہ ان کے لئے ایک سزا تھی اور اتنی بڑی سزا کہ بول اٹھے کہ اے خدا تو نے تو وعدہ کیا تھا کہ میری اولاد ضائع نہیں کی جائے گی۔ تب خدا نے فرمایا کہ تجھے پتہ نہیں یہ تیری اولاد وہ اولاد نہیں ہے جس کے لئے میں نے حفاظت کا وعدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا تھا۔ تو غفلت ہوئی' جرم کے طور پر اس کی سزا تو نہیں ملی مگر فطری تقاضوں کے نتیجے میں سزا ضرور مل جاتی ہے۔ پس جن لوگوں کا میں نے ذکر کیا ہے کہ اپنی آنکھوں کے سامنے وہ غفلت میں اپنی اولادوں کو ضائع کرتے ہیں ان کے لئے مختلف قسمیں اور درجے ہیں۔ کچھ تو غافل ان معنوں میں ہیں کہ ان کو پرواہ ہی کوئی نہیں وہ سمجھتے ہیں میں اپنی ذات کا ذمہ دار' مجھے کوئی فکر نہیں۔ اولاد آزاد ہے جو چاہے کرے میں کیوں کسی کے معاملے میں دخل دوں۔ انہوں نے انصاف کا یہ ایک چربہ بنا رکھا ہے اور حقائق سے دور ہیں۔ جب وہ بچہ فیل ہوتا ہے سکول میں' ان کو فکر ہوتی ہے۔ جب وہ ایسا رستہ اختیار کرتا ہے کہ دنیا میں اس کی صلاحیتیں ضائع ہوں تو بڑی تکلیف پہنچتی ہے۔ اس کو ٹھیک کرنے کے لئے پورے خرچ کرتے ہیں۔ تو ان کا ایک عمل ان کے دوسرے عمل کو جھٹلا رہا ہے۔ ثابت کر رہا ہے کہ یہ غفلت کی حالت ہے۔ یہ کوئی شرافت نہیں ہے' انصاف نہیں ہے' یہ ضمیر کی آزادی نہیں ہے۔ ضمیر کی آزادی تم وہاں دے رہے ہو جہاں اس کا نقصان ہو رہا ہے' جہاں روحانی نقصان ہو رہا ہے۔ اور جہاں دنیاوی نقصان ہے وہاں تم اس کو ضمیر کی آزادی نہیں دیتے تو اس کا نام تم نے انصاف کیسے رکھ دیا۔

تو اخلاقی حالتوں کی طرف واپس آنے میں اندرونی گھریلو حالتیں ہیں ان پر نگاہ رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ اپنی ساری اولاد کی طرف نظر رکھیں' اپنی بیوی کی طرف نظر رکھیں' اپنے بچوں' ان کے بچوں کی طرف نظر رکھیں اور غافل نہیں ہونا کیونکہ آپ سب کو ایک اکائی کے طور پر بھی دیکھا جائے گا۔ انفرادیت کے لحاظ سے ہر شخص اپنا جواب دہ الگ ہے (۔) کوئی بھی جان نہیں ہے جو کسی اور جان کے لئے ذمہ دار قرار دی جائے اس کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ مگر بعض بوجھ ہیں جو قومی بوجھ ہیں جیسے انبیاء کے بوجھ ہیں' وہ بڑے عظیم قومی بوجھ ہوتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے ہر بوجھ اٹھانے والے سے بڑھ کر بوجھ اٹھالیا۔ ان معنوں میں یہ بوجھ ہے کہ ذمہ داریاں بہت بڑی ہیں جن کو آسمانوں نے اور زمین نے اور پہاڑوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا (۔) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو آگے بڑھے اور سارے بوجھ اٹھالئے اور سارے بنی نوع انسان کو تعلیم دینے کا اور ان کے لئے نمونے قائم کرنے کا بوجھ اتنا بڑا بوجھ ہے کہ اس کے تصور سے بھی انسان کانپ اٹھتا ہے۔ اور اس معاملے میں آپؐ فرماتے ہیں میں پوچھا جاؤں گا' آپؐ نے ہر ایک کو کہا کہ جس دائرے میں تم نگران بنے ہو دائرے کی وسعت اور مقام کی عظمت کے ساتھ ساتھ ذمہ داریاں بھی تو بڑھتی ہیں اور جہاں تم ناکام ہو گے تم سے سوال کیا جائے گا۔

پس انفرادی بحث الگ ہے اور اجتماعی ذمہ داریوں کی بحث الگ ہے۔ میں آپ کو خاندانی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتا ہوں اپنے اہل و عیال کے اخلاق پر گہری نظر رکھنا اور اپنے ہی اخلاق پر نہیں ان کے اخلاق پر بھی لحہ لحہ نگاہ ڈالنا کہ کس طرف کو چل رہے ہیں اور اگر آپ کو اپنے اخلاق ہی کی ہوش نہیں تو ان کے اخلاق پر کیسے نظر ڈال سکیں گے۔ اس لئے حضرت بانی سلسلہ نے جو توجہ دلائی ہے مختلف نصیحتوں کی صورت میں ان میں انصاف کے مضمون کو بھی چھیڑا ہے' اس میں انتقام کے مضمون کو بھی لیا ہے' عفو کے مضمون کو بھی چھیڑا ہے اس میں سے چند اقتباس پڑھنے کا وقت ہے تاکہ حضرت بانی سلسلہ کے پاک کلام پر یہ خطبہ ختم ہو۔

ایک چیز تو بدی کا بدلہ دینا اور عفو کرنا گھر میں اگر اس کا توازن بگڑے تو اس سے پھر تربیت میں ایک فساد برپا ہو جاتا ہے اور یہ مضمون (کلام الٰہی) نے سارے معاشرے کے تعلق میں بیان فرمایا ہے جس کو بطور خاص اپنے گھر میں ملحوظ رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"بدی کا بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی گئی لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اسے اس کا بدلہ دے گا۔ پس (کلام الٰہی) کی رو سے نہ ہر ایک جگہ انتقام محمود ہے اور نہ ہر ایک جگہ عفو قابل تعریف ہے بلکہ محل شناسی کرنی چاہئے پس چاہئے کہ انتقام اور عفو کی سیرت بپابندی محل اور مصلحت ہو' نہ بے قیدی کے رنگ میں۔ یہی (کلام الٰہی) کا مطلب ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ روزانہ گھروں میں جب اپنی بیوی بچوں کو بعض چیزوں سے غافل دیکھتے ہیں۔ بعض چیزوں میں کمزور اور ست دیکھتے ہیں تو اگر آپ کمزوری اور سستی کی حالت سے درگزر کے نام پر بے توجہی کرتے ہیں۔ یعنی کہتے ہیں کہ بچے ہیں کمزور ہیں کوئی فرق نہیں پڑتا بیوی نے کوئی زیادتی بھی کر دی تو کیا ہو گیا میں معافی دے دیتا ہوں۔ یہ جو جذبہ ہے بظاہر بڑا خوبصورت اور اچھا جذبہ ہے مگر اگر آپ یہ بھول جائیں کہ بعض دفعہ اس قسم کے احسان کے نتیجے میں گھروں میں بداخلاقیاں پنپتی ہیں اور بیویاں پہلے سے بڑھ کر بے لگام ہو جاتی ہیں۔ یا خاوند اگر بیوی بروقت اس کی بدتمیزیوں کا نوٹس نہ لے اور اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہو اور ابتدا ہی میں نظام جماعت کے ذریعے یا دوسرے ذرائع سے اس کو بتا نہ دے کہ یہ تم کرو گے تو میں پھر ساتھ نہیں رہ سکتی اس وقت تک نہ بیویوں کی اصلاح ہو سکتی ہے' نہ خاوندوں کی اصلاح ہو سکتی ہے اور اعراض کا غلط معنی لیا جا رہا ہے۔

اعراض کی تعریف یہ ہے جو حضرت (بانی سلسلہ) نے فرمائی اور (کلام الٰہی) کے حوالے سے کہ (۔) کہ اگر آپ کسی چیز کو' اس کے جرم کو نظرانداز کرتے ہیں جس کی چوٹ آپ کے دل پر پڑتی ہے مگر نظرانداز کرنے کے نتیجے میں اس کی اصلاح ہوتی ہے تو یہ اجر کی بات ہے اس پر اللہ راضی ہو گا اور آپ کو جزا دے گا۔ لیکن اگر آپ نظرانداز کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں جرم کا حوصلہ بڑھتا ہے اور بداخلاقی بڑھتی ہے اور گھر میں فساد پھیلتا ہے اور وہی فساد پھر ہمسایوں میں بھی پہنچے گا رشتے داروں میں بھی پہنچے گا گلی گلی پھرے گا' آزاد ہو کر سارے معاشرے کو برباد کر دے گا تب آپ پوچھے جائیں گے۔ اور اس عفو اور درگزر کا نام خدا تعالیٰ کے نزدیک جرم ہے' نیکی نہیں ہے۔ پس نیکی لطیف شرط ہے جس کے ذریعے آپ کو اپنے ہر فیصلے کی شناخت ہو سکتی ہے کہ اچھا تھا یا برا تھا۔

پس اگر آپ کا عفو گھر میں اصلاح کر رہا ہے اور گزرے ہوئے لمحوں سے آپ کے خاندان کا آنے والا لمحہ بہتر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اگر آپ کی سختی اور پکڑ برمحل ہے اور اس کے نتیجے میں فساد کو آگے بڑھنے کا موقع نہیں ملتا اور طبیعتوں میں درستی پیدا ہو جاتی ہے تو یہ انتقام قابل نفرت نہیں بلکہ مناسب اور برمحل ایسا ہے جس کو خدا پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے' مگر زیادتی نہ ہو۔

ان باتوں کو سمجھ کر اس توازن کو قائم کرنا یہ وہ عدل ہے جو انسانی تہذیب کو قائم کرنے کا پہلا ذریعہ ہے ساری انسانی تہذیب کی تعدیل' اس کی ترتیب' اس کو ایسے معیار پر مناسب انداز میں قائم کر دینا جس سے پھر حسن ضرور پھوٹا کرتا ہے۔

یہ وہ مضمون ہے جو جماعت احمدیہ کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ اور اس پہلو سے وہ لوگ جو یہ شکایت کرتے ہیں کہ پندرہ سال ہم نے یہ دیکھا اور اب معاملہ ہاتھ سے نکل گیا ہے اس کا کچھ کریں۔ میں ان کو سمجھا دیتا ہوں اور اب بھی متنبہ کرتا ہوں کہ آپ لیٹ ہو گئے ہیں۔ جب آپ غافل رہے دیکھنے کے باوجود' تو اب جب معاملہ ہاتھ سے نکل گیا اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ حضرت نوحؑ اس وقت کیا کر سکتے تھے جب بیٹا غرق ہو رہا تھا۔ ایک نبی کا بیٹا ایک ایسے عذاب میں غرق ہو جائے جو ظالموں کے اوپر خدا تعالیٰ کی آخری تقدیر ہو جس سے پھر بچ کے کوئی نکل نہیں سکتا کتنا خوفناک واقعہ ہے۔ مگر اس وقت حضرت نوحؑ نے بھی یہ دعا نہیں پھر کی کہ اے اللہ پھر اس کی اصلاح کر دے اگر عمل غیر صالح ہے تو اس کا عمل صالح بنا دے کیونکہ حضرت نوحؑ کی فراست جانتی تھی کہ جو کچھ بھی ہوا اب وقت گزر چکا ہے۔ اس لئے اس وقت انہوں نے توجہ کی استغفار کی طرف اور خدا تعالیٰ سے عرض کیا کہ پھر تو مجھے معاف کر دے جو کچھ مجھ سے ہوا غلطی سے ہو گیا۔ تو اس وقت پھر نظام جماعت کو متوجہ کرنا بالکل لغو حرکت ہے' یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

بعض عورتیں کہتی ہیں ہمارا خاوند یہ حرکتیں کرتا ہے تیس سال ہم نے صبر سے گزارہ کیا اب نہیں ہوتا۔ تیس سال صبر کیا کیا' اپنی زندگی کو خود جہنم میں جھونکا ہے اور جب خطرہ ایسا پیدا ہوا ہے کہ طلاق تک نوبت آپہنچی ہے اب تم متوجہ ہو رہی ہو اور کہہ رہی ہو کہ ہمارے حالات کو ٹھیک کرو۔ یہ نفس کے دھوکے ہیں اس خاوند کی بدکرداریوں کے باوجود اس کے ساتھ شیر و شکر ہو کے رہنا یہ بتاتا ہے کہ وہ اس پر راضی تھی اور اس کے باوجود یہ بات ان کو زیادہ پیاری تھی کہ رشتہ رہے اور کوئی فرق نہیں پڑتا جو مرضی کرتا رہے۔ اگر یہ صورت تم نے پندرہ' بیس پچیس سال تک قائم رکھی تو جو نتیجہ نکلے گا اس کے تم ذمہ دار ہو۔ اور یہ قانون تمہیں یاد ہی نہیں رہا کہ جس کی غلامی کی دعویدار ہو اس کے متعلق اللہ فرماتا ہے۔ (۔) تیرا تو ہر لحہ گزرے ہوئے لمحے سے بہتر ہے۔ اور آپ کا ہر لحہ بدتر ہوتا ہوا نظر آ رہا تھا آپ کو اور فکر نہیں کی' کوئی توجہ نہیں کی۔

تو اس پہلو سے اپنے گزشتہ سال کا بھی موازنہ کریں اور تفصیل سے اپنے خاندانی حالات پر نظر ڈالیں اپنے دوستوں کے تعلقات پر نظر ڈالیں اور پھر آئندہ سال کے لئے اپنے طور پر ذہنی منصوبہ بنائیں تاکہ یہ ہمارا الوداع ہو اور یہ ہمارا استقبال ہو۔ الوداع ایک ایسے سال کو کر رہے ہوں جس کی کمزوریوں پر صاف نظر پڑ رہی ہو۔ اے فلاں کمزوری تجھے ہم وداع کہتے ہیں اور اے فلاں کمزوری تجھے بھی ہم وداع کہتے ہیں اور اے حسن تجھے ہم کھلی آغوش سے خوش آمدید کہتے ہیں' تو اور ہمارے سینے سے چمٹ جا اور ہمیشہ ہمارے ساتھ رہ اور پھر اس میں بھی اضافہ کرتا رہ حسن میں بھی ایک لامتناہی اضافہ ہے جو ہوتا چلا جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہمیں اس شعور کے ساتھ گزشتہ سال کو وداع کرنے اور آنے والے سال کو خوش آمدید کہنے کی توفیق ملے۔ تمام دنیا کی جماعتوں کو میں اس پس منظر میں جو میں نے بیان کیا ہے نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سب دنیا میں ہر احمدی کا آنے والا سال ہر گزرے ہوئے سال کے ہر وقت سے بہتر ثابت ہو۔ اللہ کرے کہ ہمیں اس کی توفیق ہو۔

خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ

"کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔"

"بیعت کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق و شوق پیدا ہو اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو کر اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں۔ جو شخص اس غرض کو ملحوظ نہیں رکھتا۔ اور بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر کوئی تبدیلی کرنے کے لئے مجاہدہ اور کوشش نہیں کرتا۔ جو کوشش کا حق ہے اور پھر اس قدر دعا نہیں کرتا جو دعا کرنے کا حق ہے تو وہ اس اقرار کی جو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جاتا ہے سخت بے حرمتی کرتا ہے اور وہ سب سے زیادہ گنہگار اور قابل سزا ٹھہرتا ہے۔ پس یہ ہرگز نہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ بیعت کا اقرار ہی ہمارے لئے کافی ہے۔ اور ہمیں کوشش نہیں کرنی چاہئے"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمد ریاض الحسن

برسات کے موسم کی بیماریاں

آج کل برسات کے موسم میں بارشوں کے لگاتار ہونے سے نشیبی علاقوں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور پانی کے نکاس کا انتظام تسلی بخش نہ ہونے کی وجہ سے ان جگہوں میں کئی کئی دن پانی کھڑا رہتا ہے اور اس پانی میں علاقے کی گندگی بھی شامل ہو جاتی ہے جس سے ہوا میں بدبو پھیلتی ہے اور اکثر جگہوں پر گندگی کے ڈھیر لگ جاتے ہیں۔ ان ڈھیروں پر مکھیاں انڈے دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ مچھروں کی افزائش بھی انہیں ڈھیروں پر ہوتی ہے۔ گندگی پر پلنے والے ہیضہ، پیچش اور ٹائیفائیڈ کے جراثیم مکھیوں کے پروں اور پیروں پر چمٹ جاتے ہیں تو یہ جراثیم ان اشیاء خوردنی میں داخل ہو جاتے ہیں اور جب کوئی تندرست آدمی یہ غذا کھاتا ہے تو یہ جراثیم ان کے معدے اور انتڑیوں میں جا کر آدمی کو بیمار کر دیتے ہیں اور اس طرح یہ بیماریاں وبا کی صورت ان ایام میں پھیلتی ہیں۔ اس میں ہیضہ، پیچش، ٹائیفائیڈ اور بچوں میں اسہال کی مرض سرفہرست ہیں۔ ان دنوں میں اکثر بڑوں اور بچوں کو پھوڑے پھنسیاں نکل آتے ہیں۔ ہیضہ کے مریض کو متلی کے ساتھ ساتھ دست اور الٹیاں آنے لگتی ہیں۔ دستوں کا رنگ چاولوں کی پیچ کی مانند ہوتا ہے اس طرح جب مرض شدت اختیار کر لیتا ہے تو دستوں اور قے کی وجہ سے مریض کے جسم میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے اور آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں اور ان کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں اور بخار کی وجہ سے جسم آگ کی طرح جلنے لگتا ہے۔ نبض کمزور پڑ جاتی ہے۔ پیشاب آنا بند ہو جاتا ہے۔ ہاتھوں اور پیروں میں اینٹھن اور تشنج ہونے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ مریض اتنا کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے کہ بے ہوشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی انسان ٹائیفائیڈ جیسے مرض میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان ایام میں اکثر لوگوں کو پیچش کا مرض لاحق ہو جاتا ہے اس مرض میں مریض کو پیٹ میں درد کے علاوہ بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے اور اس میں خون اور چربی آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ بھوک بھی کم لگتی ہے اور خون کی وجہ سے مریض دن بدن کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مریض اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ اس میں چلنے، پھرنے اور بولنے کی سکت بھی نہیں رہتی اور لاغر ہو جاتا ہے۔ ان امراض کا اگر بروقت علاج نہ کیا جائے تو ہیضہ، پیچش اور ٹائیفائیڈ جیسے موذی امراض جان لیوا بھی ثابت ہوتے ہیں۔ ان ایام میں مچھروں کے کاٹنے سے انسان کی رات کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں۔ وہاں مادہ انافلیز مچھر کے کاٹنے سے ملیریا بخار عام ہو جاتا ہے اگر ملیریا بخار کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو یہ مرض بھی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

حفاظتی تدابیر 1۔ ہیضہ اور ٹائیفائیڈ سے بچنے کے لئے ان امراض کے حفاظتی ٹیکے لگوائیں اور ملیریا بخار سے بچنے کے لئے ملیریا بخار سے محفوظ رہنے کی گولیاں ہفتے میں ایک بار کھائیں اور مچھروں سے بچنے کے لئے رات کو مسہری لگا کر سوئیں یا کمروں میں مچھروں کو بھگانے والی بتیاں سلگائیں یا بدن کے ننگے حصوں پر مچھروں سے محفوظ رکھنے والی کریم لگائیں۔

2۔ برسات کے موسم میں خالی پیٹ نہ رہیں اور صبح ناشتہ کئے بغیر گھر سے نہ نکلیں۔ کچی سبزیاں، کٹے ہوئے پھلوں، مٹھائیاں، برف کے گولے، بازاری آئس کریم یا دوسری بازاری اشیاء سے پرہیز کریں جو گندے ماحول میں تیار کی جاتی ہیں۔

3۔ کھانا پکانے سے پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح دھوئیں۔ کھانا چولہے سے اترتے ہی تناول کر لینا چاہئے کیونکہ یہ گرم ہوتا ہے۔ باسی اشیاء کے کھانے سے پرہیز کریں۔ کھانے کی اشیاء کے ساتھ پیاز، لیموں، سرکہ کا استعمال کریں۔ جن خورد و نوش کی دکانوں پر جالی نہ لگی ہو اور وہاں مکھیوں کے بیٹھنے کا احتمال ہو وہاں سے اشیاء نہ خریدیں۔ ایسے گھروں کے ارد گرد جہاں پر پانی کھڑا ہو وہاں پر کیڑے مار ادویات کا سپرے کریں۔

4۔ وبا کے ایام میں جن شہروں اور قصبوں میں کنوئیں یا نلکیوں کا پانی استعمال ہوتا ہے اس پانی کو پوٹاشیم پرمینگنیٹ ڈال کر اور پانی کو ابال کر پئیں۔ وبا کے دنوں میں پانی، دودھ یا دوسری کھانے پینے کی اشیاء بغیر جوش دیئے ہرگز استعمال نہ کریں۔

5۔ برسات کے دنوں میں خاص طور پر جہاں پانی کھڑا ہو۔ ننگے پاؤں نہ پھریں کیونکہ زہریلے جانور مثلاً سانپ، بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے اکثر اموات ہو جاتی ہے۔ برسات کے دنوں میں بجلی کی ننگی تاروں یا کھمبوں کو نہ چھوئیں کیونکہ ان میں بجلی کا کرنٹ کا خطرہ ہوتا ہے۔

6۔ برسات کے دنوں میں گندے پانی میں نہانے اور پھرنے سے جلدی امراض کا احتمال ہوتا ہے۔

7۔ گھروں میں بجلی سے استعمال کی اشیاء مثلاً کپڑے کرنے کی استریاں، ائر کنڈیشن پنکھے، فریج، ٹوسٹر وغیرہ میں کئی دفعہ کرنٹ آ جاتا ہے اس لئے ان کو احتیاط سے استعمال کریں۔

> یقیناً سمجھو کہ ہر شخص اپنے اندازہ کے موافق عمر کا ایک حصہ کھا چکا ہے۔ بڑی عمر ہو گئی ہے۔ تب بھی تھوڑے دن باقی ہیں۔ اور تھوڑی ہے تب بھی تھوڑے ہی باقی ہیں۔ کیونکہ گذرنے والے زمانہ کو ہمیشہ تھوڑا خیال کیا جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ انسان جو اس مسافر خانہ میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے؟ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرماں برداری کرے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نئی تحقیقات

آئی- کیو- کے متعلق نئی تحقیق

آج تک یہی خیال کیا جاتا تھا کہ آئی۔ کیو۔ کا دار و مدار جینز پر ہوتا ہے۔ لیکن اب نئی تحقیق کے بعد یہ بات منظر عام پر آئی ہے ماں کے رحم کا ماحول بھی بچے کے آئی۔ کیو۔ پر بہت اثر انداز ہوتا ہے۔

چند سال پہلے امریکہ میں ایک کتاب شائع ہوئی تھی جس نے ایک تہلکہ مچا دیا۔ اس میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ آئی۔ کیو۔ کا دار و مدار جینز پر ہوتا ہے جس کا دوسرا مطلب یہ ہوا کہ وراثت اس معاملے میں سب سے زیادہ اہم عنصر ہوتا ہے۔

اس کے بعد دوسرے چند سائنس دانوں نے اس دعوے کی تصدیق کے لئے اپنی ریسرچ شروع کی اور 212 کیسنر کی سٹڈی کی۔ ان کیسنر میں جڑواں بچے جن میں سے بعض کو اکٹھے اور بعض کو علیحدہ علیحدہ پرورش کیا گیا تھا اور ان کے علاوہ ایک ہی ماں کے رحم سے مختلف اوقات میں پیدا ہونے والے بچے شامل تھے۔ اس تحقیق کے بعد پروفیسر ڈیولن اور ان کے ساتھیوں نے کہا کہ آئی۔ کیو۔ پر رحم کا اثر 20فی صد تک ہو سکتا ہے۔ جبکہ جینز کا عمل دخل صرف 34فی صد تک ہوتا ہے۔ لیکن رحم کے ماحول کے بارے میں ابھی تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کون سے عوامل ہیں جو اچھے اثرات پیدا کرتے ہیں۔ پروفیسر ڈیولن نے کہا کہ ابھی تک چونکہ اس سلسلے میں تحقیق کا دائرہ کافی آگے بڑھایا نہیں جا سکا اس لئے فی الحال اس معاملے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

○○○

مکان گرم کرنے کا نیا طریق

حیرانی تو آپ کو بھی ہو گی جیسے کہ خود سویڈن کے بہت سے باشندوں کو ہوئی یہ جان کر کہ وہاں جن مردوں کو جلایا جاتا ہے ان سے پیدا ہونے والی گرمی کو ضائع کرنے کی بجائے شہر کے مکانوں کو گرم کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن فی الحال یہ صرف اس ملک کے دو شہروں میں کیا جاتا ہے باقی میں نہیں۔ ان دو شہروں میں سے ایک ہلسنبرگ کے چیف انسپکٹر نے کہا کہ مجھے تو یہ بات بالکل عقل مندانہ لگتی ہے کہ یہ طریقہ ماحول کی بہتری میں ممد ہے اور بجائے کہ اس پیدا ہونے والی گرمی کو ماحول کو مزید گرم ہونے کے لئے کھلا فضا میں چھوڑ دیا جائے یہ بہتر نہیں کہ اس کو ماحول کو خراب کرنے کی بجائے کسی مفید کام میں استعمال کیا جائے۔ لیکن اس خبر کے عام ہو جانے پر پریس میں گرما گرم بحث شروع ہو چکی ہے اور خاص طور پر چرچ سے متعلق لوگوں نے اس کا خاص نوٹس لیا ہے۔

ہیلسنبرگ کے پادری لیمرٹ نیلسن نے اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کوئی شخص بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ اس کے چچا کی ہڈیوں کو جلا کر اس کے مکان کو گرم کیا جائے۔

اب سویڈن کے دوسرے شہروں میں ایسے انتظامات کو رد کر دیا گیا ہے کیونکہ اس سے مزید رد عمل کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

○○○

عامر رفیق فیاض ہارون آبادی

ممنونِ احسان

اوائل موسم گرما 1993ء کی بات ہے کہ میں اپنے گاؤں سے ٹیوشن پڑھنے کے لئے اپنے شہر جا رہا تھا تو عین گاؤں اور شہر کے وسط میں میرا سائیکل پنکچر ہو گیا سو چا اب تو میں ٹیوشن میں وقت پر نہیں پہنچ سکتا نزدیک کوئی بھی پنکچر لگانے والی دکان نہ تھی سائیکل کو پکڑ کر شہر کی طرف جا رہا تھا ساتھ ساتھ دعا بھی کرتا جاتا تھا کہ اے خدا تو ہی بہتری کے سامان پیدا کرنے والا ہے خدا اپنے بندوں کی دعائیں ضرور سنتا ہے اتنے میں پیچھے سے ایک پھل فروش سائیکل پر آ رہا تھا اس نے مجھ سے پوچھا کہ بھئی کیا ہو گیا ہے میں نے کہا کہ میرا سائیکل پنکچر ہو گیا ہے اس نے کہا تم سائیکل پکڑ کر میرا سائیکل چلاؤ اور میں پیچھے بیٹھ جاتا ہوں میں نے کہا کہ اس طرح تو میں سائیکل نہیں چلا سکتا پھر اس نے کہا کہ میں خود ہی چلاتا ہوں اس نے میرا سائیکل پکڑ کر اور اپنے سائیکل پر سوار ہو کر دونوں سائیکل چلائے آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد شہر آ گیا میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر پنکچر لگوانے ایک دکان پر چلا گیا پنکچر لگوانے کے بعد میں ٹیوشن سنٹر میں بروقت پہنچ گیا اگر انسان خدا پر بھروسہ کرے تو وہ ایسے ایسے بہتری کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ انسانی عقل سوچ بھی نہیں سکتی انسان کو چاہئے کہ جس نے احسان کیا ہو اس کا شکریہ ضرور ادا کریں کیونکہ اللہ کا کہنا ہے کہ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ میرا بھی شکر ادا نہیں کرتا اب جب کبھی مجھے وہ شخص راستے میں ملتا ہے تو میں اسے ضرور سلام کرتا ہوں اور پھر مجھے وہ احسان بھی یاد آ جاتا ہے جو اس نے مجھ پر کیا تھا۔ اللہ اس کو جزا دے۔ آمین۔

> بدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا۔ ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہئے کہ دونو قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ "کلام الٰہی" کو غور سے پڑھو اس پر عمل کرو۔ ہر قسم کے ٹھٹھے اور بے ہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

گجرال کی ڈانواں ڈول حکومت

وزیراعظم بھارت آئی- کے- گجرال کی حکومت پہلے دن سے ہی ڈانواں ڈول رہی ہے- لیکن اب تو بھارت کے الیکشن کمشنر نے اس بات کا خطرہ ظاہر کیا ہے کہ بھارت میں کسی بھی وقت انتخابات ہو سکتے ہیں- انہوں نے کہا ہے کہ بھارت میں مخلوط حکومت کسی وقت بھی ختم ہو سکتی ہے اس لئے ہمیں مختصر وقت میں پارلیمانی انتخابات کے لئے تیار رہنا چاہئے- بھارت کے مشہور انگریزی اخبار ٹائمز آف انڈیا کے مطابق الیکشن کمشنر جی- وی- جی- کرشنا مورتی نے تمام ریاستوں کو کہا ہے کہ وہ 1998ء شروع ہونے سے پہلے پہلے ووٹر لسٹوں پر نظر ثانی کر لیں اور ریاستی حکومتوں کو ملک میں قبل از وقت انتخابات کے لئے تیار رہنا چاہئے- بھارت کے الیکشن کمشنر کے اس خیال کو اس بات سے تقویت ملتی ہے کہ وزیراعظم گجرال کی اپنی پارٹی میں ٹوٹ پھوٹ سے پارٹی اور وزیراعظم دونوں کا مستقبل غیر یقنی ہو گیا ہے- اگرچہ اندار کانگریس نے فی الحال گجرال حکومت کی حمایت جاری رکھنے کا اعلان کر رکھا ہے لیکن تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کانگریس اس معاملے میں دیانت دار نہیں اور صحیح وقت کا انتظار کر رہی ہے اور وقت آنے پر وہ گجرال حکومت کو ہٹانے کی کوشش کرے گی جس کا نتیجہ کچھ بھی ہو سکتا ہے- ادھر بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما و۔لنکیا نیڈو نے کہا ہے کہ حکومت اپنا حق اقتدار کھو چکی ہے اور صرف نئے انتخابات سے ہی ملک میں استحکام آ سکتا ہے- ایسے حالات میں کسی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے اگرچہ بھارت کا ہر شخص اس بات کو بھی تسلیم کرتا ہے کہ نئے انتخاب سے بھی ایک ہنگ (معلق) پارلیمنٹ ہی وجود میں آ سکتی ہے جس سے پھر اسی قسم کی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن اس مسئلے کا حل کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا- اور کوئی بھی نئے انتخابات کے لئے تیار رہنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا-

OOO

نتن یاہو کا محاسبہ

نتن یاہو کی تمام تعلیاں بیت المقدس میں ہونے والے دھماکوں میں تحلیل ہو گئی ہیں- دائیں بازو کے اس تشدد پسند اسرائیلی وزیراعظم نے اپنے الیکشن کی مہم کے دوران یہ کہا تھا کہ اسرائیل کے قائم ہونے کے 48 سال بعد اگر یہ کہا جائے کہ کسی اسرائیلی وزیراعظم کی قسمت چند فلسطینی خود کشی پر آمادہ بم بازوں کے ہاتھ میں ہے تو میرے لئے یہ ناقابل تسلیم ہے- انہوں نے اپنا سارا کیریئر سیکورٹی کے نظام کے ایکسپرٹ کے طور پر گزارا ہے- اور دھماکے سے چند روز پہلے انہوں نے یہ ڈینگ بھی ماری تھی کہ انہوں نے فلسطینی اسلامی تشدد پسندوں کی دھمکیوں کو اسرائیل سے باہر نکال پھینکا ہے- لیکن اسے کبھی یہ خیال بھی نہ آیا تھا کہ اتنی جلدی اس کے الفاظ اس کی رات کی نیندیں حرام کر دیں گے- جب وہ اپوزیشن میں تھے تو ایسے کسی بھی دھماکے کے بعد بھاگم بھاگ جائے واردات پر پہنچ جایا کرتے تھے- لیکن اب وزیراعظم ہوتے ہوئے بھی ان کو اس جائے واردات پر جانے کی ہمت نہیں ہوئی اور وہ شہر کے ایک دوسرے حصہ میں جہاں یہودیوں کی اکثریت ہے' چھپے رہے- یہ بات یہودیوں کے اخبار "ماریو" نے لکھی ہے-

نتن یاہو کو جلد ہی اپنے ووٹرز کو اس بات کا جواب دینا ہو گا کہ امن کے عمل کو ست کر کے یا برباد کر کے اور اس کے نتیجہ میں فلسطینیوں کو ان کے حقوق نہ دینے سے اس قسم کے دھماکے کس طرح کم کئے جا سکتے ہیں ایک تجزیہ نگار بن سائم نے لکھا ہے کہ آنے والے دنوں میں ہم شاید اصلی نتن یاہو سے ملاقات کر سکیں گے-

OOO

روس میں صحت کی گراوٹ

پروفیسر لیونڈ ربیاکو وسکی جو کہ روسی اکیڈمی آف سائنسز کے سربراہ ہیں ان کا کہنا ہے کہ 1960ء میں روس میں شرح زندگی دوسرے ترقی یافتہ ممالک کے برابر تھی- لیکن آج روس مردوں کے معاملے میں اس لحاظ سے 135 ویں نمبر پر ہے اور عورتوں کے معاملے میں 100 ویں نمبر پر- جو کہ افریقہ کے غریب ممالک کے برابر ہے- اور یہ صورت حال اس قدر خراب ہے کہ آج کے نوجوان اپنی پنشن کی عمر تک بمشکل ہی پہنچ پائیں گے- اور روس میں آبادی جلد ہی 4.2 فی صد کم ہو جائے گی جس کا مطلب یہ ہے کہ 2010 تک آج کی 147 ملین آبادی کم ہو کر 141 ملین رہ جائے گی- اس وقت جو بچے 15 سے 17 سال کی عمر میں سکول چھوڑتے ہیں ان میں 50 فی صد کئی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں- اور ان میں وہ بیماریاں زیادہ ہوتی ہیں جو غربت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں مثلاً ٹی- بی- وغیرہ 1990ء سے لے کر 1995ء تک کے عرصہ میں ٹی- بی- کا پھیلاؤ 70 فی صد بڑھ گیا ہے- اور اخلاقی بے راہ روی کے نتیجہ میں ٹین ایجرز میں سفلس کی بیماری 49 فی صد بڑھ گئی ہے-

ڈوما ہیلتھ کمیٹی کے چیئرمین نکولائی گریس منکو کا کہنا ہے کہ آج روس میں 70 فی صد آبادی گندے شہروں میں رہ رہی ہے- 50 فی صد لوگوں کو پینے کے لئے صحت مند پانی نہیں ملتا- اور ساٹھ لاکھ لوگ جو ہری تابکاری سے متاثر ہو چکے ہیں- ان صحت کش حالات کے علاوہ شراب- منشیات- تمباکو نوشی اور شدید نفسیاتی دباؤ' جو کہ اقتصادی مشکلات کا ایک یقینی نتیجہ ہوتا ہے' ان سب کی وجہ سے 70 فی صد لوگوں کی زندگی کا عرصہ کم ہونا یقینی ہے-

اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق روس کی آبادی 50 سال میں بیس سے تیس ملین کم ہو جائے گی اس کی بڑی وجہ پیدائش کے ریٹ میں کمی اور اموات میں زیادتی بتائی گئی ہے- مسٹر ربا کووسکی جو روسی اکیڈمی آف سائنسز میں پروفیسر ہیں وہ بتاتے ہیں کہ 1987ء سے 1996ء تک سالانہ بچوں کی پیدائش 25 لاکھ سے کم ہو کر 13 لاکھ رہ گئی ہے آج فوج کے لئے بھرتی کئے جانے والے نوجوانوں کی 33 فی صد تعداد خراب صحت کی وجہ سے رد کر دی جاتی ہے جبکہ 1985ء میں یہ تعداد صرف 5 فی صد تھی- اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ عام پبلک کی صحت ان گیارہ سالوں میں کس حد تک گر چکی ہے- ان میں سے 15 فی صد نوجوان کمی خوراک کا شکار ہوتے ہیں- 12 فی صد شرابی ہوتے ہیں اور 8 فی صد منشیات کے عادی-

OOO

کرپشن کا دور دورہ

فلسطین کی خود مختار اتھارٹی کو قائم ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے لیکن رشوت اور خورد برد نے وہاں بھی اپنے رنگ دکھانا شروع کر دیا ہے- خبروں میں بتایا گیا ہے کہ بدعنوانی اور کروڑوں ڈالر خورد برد کرنے کے الزمات لگنے کے بعد پوری فلسطینی کابینہ مستعفی ہو گئی ہے- مختلف قسم کے الزامات کی بوچھاڑ کے بعد یاسر عرفات نے تحقیقات کے لئے ایک کمیشن قائم کیا تھا- کمیشن نے چھان بین کے بعد 12 وزراء کو مختلف بدعنوانیوں میں ملوث پایا اور انہیں برطرف کرنے کی سفارش کی تھی- اس کے بعد تمام وزراء خود ہی مستعفی ہو گئے ہیں- جو رقوم خورد برد کی گئی ہیں ان کی مقدار کروڑوں ڈالر بنتی ہے- 18 وزراء نے اجتماعی استعفیٰ دیا ہے اور تین وزراء نے انفرادی طور پر استعفے دئے-

OOO

بھارت کے سیاست دان

ہندوستان کے مشہور و معروف جرنلسٹ خوشونت سنگھ نے بتایا کہ آج سے 50 سال قبل انگلستان کے سرونسٹن چرچل نے جو ہندوستان کو مکمل آزادی دئے جانے کے سخت خلاف تھے کہا تھا کہ ہندوستان کو آزادی دینے کا مطلب یہ ہو گا کہ اس ملک کی حکومت بدمعاشوں اور مادر پدر آزاد لوگوں کے حوالے کر دی جائے- اس وقت یہ بات ہندوستانیوں کو بہت ناگوار گزری تھی لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھارت کے سیاست دان برطانیہ کے اس زبردست سیاستدان کی باتیں سچی ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں- اور ہندوستانی سیاست دانوں کی موجودہ پود انگریزوں کی اخلاقی برتری والی بات پوری کرنے پر آمادہ ہے- پچھلے چھ ماہ کے عرصہ میں سابق وزیراعظم پی- وی نرسیما راؤ اور سابق وزراء کی ایک فوج عدالت کے کٹہرے میں کھڑی نظر آئی ہے جو کہ عدالت سے ضمانت کی درخواست کر رہی ہے- جولائی میں موجودہ مخلوط حکومت بھی 271 ملین کے کرپشن سکینڈل کی وجہ سے ختم ہونے کے قریب پہنچ گئی تھی- اور زندہ سیاست دانوں کے علاوہ جو عدم آباد میں پہنچ گئے ہیں ان کے نام بھی اکثر اسی سلسلے میں اخباروں میں آتے رہتے ہیں اور ان میں سب سے روشن مثال راجیو گاندھی کا اسلحہ خریدنے کے سلسلے میں کرپشن سکینڈل ہے جو ابھی تک عدالت میں موجود ہے- حالانکہ یہ رشوت الزام لگانے والوں کے مطابق 1980ء میں لی گئی تھی دہلی کی سوشیالوجسٹ آشیش نندی کا کہنا ہے کہ یہ وبا صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے- بھارت کے متعلق خاص بات صرف یہ ہے کہ اس کے معاملات کو بہت اچھالا جاتا ہے اور ہندوستان کے سیاست دانوں کو وہ چالاکیاں نہیں آتیں جو ان کے سکینڈلز کو چھپائے رکھیں-

چین کی حیران کن اقتصادی ترقی

آج کل اقتصادی حلقوں میں یہ بحث چل رہی ہے کہ کیا چین جلد ہی اس قابل ہو جائے گا کہ اس کی معیشت دنیا کی سب سے بڑی اقتصادیات بن جائے- یہ بات مغرب کے بہت سے لوگوں کے لئے سوہان روح بنی ہوئی ہے- خاص طور پر امریکنوں کے لئے جو اپنے آپ کو اقتصادی دنیا میں سب سے اول جانے جانے کے عادی ہو چکے ہیں ویسے یہ بات تو اب طے شدہ ہے کہ ایسا ایک نہ ایک دن ہونا ہی ہے- سوال اب صرف یہ رہ گیا ہے کہ کب؟ بہت سارے اقتصادی ماہرین کا خیال ہے کہ ایسا اگلی صدی کے پہلے دہاکے میں ہی ہو جائے گا لیکن دوسروں کا خیال ہے کہ یہ بات جلد از جلد بھی ہوئی تو 2020 میں ظہور پذیر ہو گی-

ایک تیسرا گروہ بھی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ محض کسی ملک کی اقتصادی طاقت کا بڑا ہونا کبھی بھی کسی دوسرے ملک کے لئے خطرہ نہیں بن سکتا جب تک کہ اس کی ٹیکنالوجی دوسرے ملک سے بہتر نہیں ہو جاتی- اور اس لحاظ سے نظر آنے والے مستقبل میں چین امریکہ کے لئے خطرہ نہیں بن سکتا- 1920ء میں بھی چین دنیا کی سب سے بڑی اکانومی تھا جبکہ اس کی آبادی تمام دنیا کی آبادی کا 35 فی صد تھی- اور اب یہ صورت ہے کہ چین کی آبادی دنیا کی آبادی کا صرف 20 فی صد ہے- اگر اس وقت دنیا کے لئے یہ معاملہ کوئی وجہ فکر نہیں تھا تو آج کیوں ہونا چاہئے- البتہ آج فرق یہ ہے کہ اب چین بیرونی تجارت میں آگے کی طرف بڑھ رہا ہے جس سے اس کے اثر و رسوخ میں اضافہ ہو سکتا ہے- لیکن اتنا ہی چین بھی اسی وجہ سے دباؤ میں آ سکتا ہے- اگر چین اسی شرح سے ترقی کرتا رہے جو کہ آج کل ہے یعنی 10 فی صد جو کہ اس نے 1987ء سے قائم کر رکھی ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ جلد ہی امریکہ کے برابر پہنچ جائے جہاں یہ شرح صرف 3 فی صد سالانہ ہے- اور یہ کہنا بھی غلط ہے کہ ٹیکنالوجی کی دوڑ میں چین امریکہ کا کبھی مقابلہ نہیں کر سکے گا-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد زاہد عامر صاحب ابن رائے ظہور احمد بھٹی صاحب محلہ دار الفتوح ربوہ ایک ہفتہ سے ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ملک بشارت احمد صاحب چک 10/P تحصیل خان پور اور ضلع رحیم یار خان عرصہ تین سال سے کھانسی کے مرض میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیزہ نائلہ بنت مکرم عبد الحمید مبشر صاحب ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہے۔ اس طرح مکرم عبد القیوم صاحب ولد علی محمد صاحب ٹرک ڈرائیور کی ٹانگ ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئی۔ دونوں کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ریاض احمد صاحب چوہدری دار الصدر غربی ربوہ موتیا اور مثانہ کے اپریشن کے بعد پیشاب کی زیادتی کی تکلیف ہو جانے کی وجہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہو گئے ہیں خصوصاً کمزوری بہت ہے۔ اور مختلف پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔ ان کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم ملک نذر احمد صاحب چک نمبر 10/P تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 97-7-30 کو پہلے بیٹے سے نوازا۔ بچے کا نام "اسامہ احمد" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ملک بشارت احمد صاحب کا پوتا ہے۔ احباب جماعت بچے کے نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ باصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد فیروز الدین انور صاحب کلکتہ انڈیا ایک ماہ ہسپتال میں زیر علاج رہ کر 27۔جون 1997ء کو وفات پا گئی ہیں۔ آپ مکرم شمس الدین صاحب (وفات یافتہ) سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی بہو اور مکرم محمد مصلح الدین سعدی صاحب مربی سلسلہ مقیم مقبوضہ کشمیر کی والدہ تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ اس لئے ان کے بیٹے ان کا جسد خاکی بذریعہ ہوائی جہاز براستہ دلی قادیان لے کر آئے۔ جہاں 30۔جون کو بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمود احمد صاحب دار العلوم غربی ربوہ کی والدہ مکرمہ حسن آراء بیگم صاحبہ اہلیہ محترم شیخ عبد الغفور صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ آف گجرات مورخہ 6۔اگست 1997ء کو مختصر علالت کے بعد بعمر 86 سال گجرات میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں بوجہ موصیہ ہونے کے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا مورخہ 7۔اگست 1997ء بعد عصر ان کا جنازہ محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے پڑھایا تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو

18۔اگست کو ہو گا

○ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو مورخہ 18۔اگست 1997ء بروز سوموار بوقت سات بجے صبح ہو گا۔ انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی درخواست دہندگان کو بذریعہ ڈاک بھجوائی جا رہی ہے۔

(2) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً میٹرک پاس کرنے کے لئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے و ایف ایس سی کے لئے زیادہ سے زیادہ 19 سال کی حد مقرر ہے۔

تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (45 فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے (میٹرک تھرڈ ڈویژن (45 فیصد سے کم نمبر) کے درخواست دہندگان کا انٹرویو اور داخلہ نہیں ہو گا تشریف نہ لائیں)

(3) جماعت کے ایسے میٹرک پاس ذہین، ہونہار خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلباء جو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند ہیں اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے بذریعہ ڈاک یا دستی وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں بھجوا دیں۔ درخواست آنے پر اور میٹرک کے نتیجہ کی اطلاع ملنے پر انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے گی۔

(4) امیدواران روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ کلام الٰہی صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 11۔اگست 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 بیت بازی۔ ناصرات الاحمدیہ ربوہ (فائنل)
1-30 درس کلام الٰہی (نمبر 10) (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورک شاپ نمبر 10۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ تجرباتی ورک شاپ حصہ اول۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ورک شاپ نمبر 10۔
11-00 درس کلام الٰہی نمبر 10 (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
12-30 بیت بازی۔ ناصرات الاحمدیہ۔ ربوہ (فائنل)۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ کبڈی۔ گوجرانوالہ بمقابلہ فیصل آباد (سیمی فائنل)۔
4-05 تلاوت۔خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام
7-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن سروس۔

منگل 12۔اگست 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
2-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
3-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس کبڈی۔ گوجرانوالہ بمقابلہ فیصل آباد (سیمی فائنل)۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 طبی معاملات۔ ماں اور بچے کی صحت کی نگہداشت میزبان: ڈاکٹر امۃ الرشید مہمان۔ڈاکٹر نصرت جہاں حصہ دوم
4-05 تلاوت۔خبریں۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 نارویجین پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن سروس۔

امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں

ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

نمایاں کامیابی

○ مکرم پرویز احمد باجوہ صاحب ایڈووکیٹ رحیم یار خان کی بیٹی عزیزہ ملیحہ پرویز باجوہ نے میٹرک کے امتحان میں 731/850 نمبر حاصل کر کے ضلع رحیم یار خان میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب کرام سے عزیزہ کی مزید کامیابیوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 9 اگست۔1997ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ حکومت عدالتی نظام تبدیل کرنے کی بات کر رہی ہے جبکہ ہم نظام کی تبدیلی نہیں چاہتے اور حکومت کو باور کرانا چاہتے ہیں کہ ہمارے مطالبات مان لئے جائیں تو ہم اسی عدالتی نظام کے تحت ہی جلد اور سستا انصاف فراہم کریں گے۔ عدلیہ کو اختیار ہے کہ وہ انتظامیہ کو اپنے دائرہ کار اور اختیار سے باہر جانے سے روکے۔ اور قرآن و سنت کے خلاف قانون سازی کو غلط قرار دے۔ قانون سازی میں جلد بازی ٹھیک نہیں۔ بھاری مینڈٹ سے حکومت پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

○ چیف جسٹس سپریم کورٹ جسٹس سجاد علی شاہ نے وزیراعظم ہاؤس ماڈل ٹاؤن لاہور میں وزیراعظم محمد نواز شریف سے ملاقات کی اس ملاقات میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف بھی شامل تھے۔ دہشت گردی اور امن و امان کے امور زیر بحث آئے۔

○ دہشت گردی' تخریب کاری اور فرقہ واریت کی بڑھتی ہوئی وارداتوں پر قابوں پانے کے لئے لاہور میں رینجرز تعنیات کر دیئے گئے ہیں۔ صوبائی دارالحکومت کے تمام علاقوں کی ہر "مکتب فکر کی مسجد" کے باہر پولیس کے علاوہ رینجرز کے نوجوان "حفاظتی گارڈز" کے طور پر جمعہ کی نماز کے دوران مامور رہے۔

○ پنجاب میں دہشت گردی اور فرقہ وارانہ تشدد کے خلاف تحریک جعفریہ اور سپاہ صحابہ حکومت سے تعاون کریں گی۔ اراکین کابینہ کے اجلاس میں ضلعی امن کمیٹیاں قائم کرنے اور فرقہ وارانہ تشدد روکنے کے لئے سخت ترین اقدامات کا فیصلہ کیا گیا۔ حساس مقامات پر رینجرز تعینات کرنے کے مسئلہ پر پنجاب پولیس کی طرف سے سخت مخالفت کی گئی۔ وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے پولیس اور انتظامیہ کی کارگردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ "دہشت گردی کوئی ٹونٹی نہیں کہ گھمایا اور بند ہو گئی" قابو پانے میں کچھ عرصہ لگے گا۔ ایلیٹ فورس کے افسروں کی تربیت ہو رہی ہے۔ دہشت گرد نہ مسلمان ہیں نہ پاکستانی ہم سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

○ سرگودھا میں اشیاء کی سپلائی کاٹنے پر کسانوں اور پولیس میں جھڑپیں ہوئیں۔ زرعی ٹیکس کے خلاف احتجاج کے دوران مظاہرین نے دیہات میں ناکے لگا کر گوالوں کا دودھ ضائع کر دیا۔ سپلائی اور چارہ کی سپلائی روکنے کی کوشش کی۔ جس پر پولیس سے تصادم ہو گیا۔ لاٹھی چارج ہوا۔ مظاہرین نے شورکوٹ ایکسپریس روک کر دودھ بہا دیا سرگودھا میں لوگوں کو نہ دودھ ملا۔ نہ دہی۔ کسان رہنماؤں نے دعوٰی کیا کہ ہڑتال کامیاب رہی جبکہ ڈپٹی کمشنر سرگودھا کے مطابق ہڑتال ناکام رہی ہے۔

○ انجینئرنگ' چمڑے' جیولری اور لائیوسٹاک شعبہ کو خام مال ڈیوٹی فری درآمد کرنے کی رعایت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ امپورٹ ڈیوٹی ختم کرنے کا مقصد برآمدات کو فروغ دینا ہے۔ سی بی آر نے اشیاء کی نشاندہی اور رعایت حاصل کرنے کے طریقہ کار کا اعلان کر دیا ہے۔

○ امریکی وکیل رابرٹ ہوران نے پاکستانی حکومت اور عوام سے معافی مانگ لی ہے۔ وزیراعظم نواز شریف کے نام اپنے خط میں امریکی وکیل نے لکھا ہے کہ آپ کو جو کچھ بتایا گیا ہے وہ غلط تھا۔ انہوں نے اپنے نام کے ساتھ منسوب بیان پر افسوس اور معذرت کا اظہار کیا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے حامد ناصر چٹھہ اور احسان پراچہ کی ملاقات میں ملک کی تازہ صورت حال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

○ گجرال حکومت نااہل ہے۔ کانگریس نے اقتدار چھیننے کی دھمکی دے دی ہے۔

○ لاہور میں پولیس نے سانحہ مسجد ضیاء العلوم بیگم پورہ کے بعد دو فرقہ وارانہ تنظیموں کے عہدیداروں اور کارکنوں کی گرفتاری کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے گزشتہ ایک ماہ کے دوران سپاہ صحابہ کے 65 اور سپاہ محمد کے 52 افراد گرفتار ہو چکے ہیں۔ سانحہ مسجد ضیاء العلوم کے بعد 25 افراد کو زیر حراست لیا جا چکا ہے۔

○ اسرائیل نے فلسطینی رہنما یاسر عرفات کے بیان کو اشتعال انگیز قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ فلسطینیوں پر پابندیاں اس وقت تک جاری رہیں گی جب تک فلسطینی حکام تشدد کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی نہیں کرتے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ 10 مجرم کیفر کردار کو پہنچ جائیں پھر دہشت گردی ختم نہ ہو تو میرا نام بدل دیں۔ گزشتہ 5'6 ماہ میں جتنے قتل ہوئے ہیں اس کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی' تھانے اب تک امن کا گہوار نہیں بن سکے۔ وہاں اب بھی پیسہ چلتا ہے۔ غریب کی عزت اچھلتی ہے۔ چور اچکے معزز ہیں۔

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھاری مینڈٹ پر ہماری خاموشی کو حکومت کمزوری نہ سمجھے۔ یہ خاموشی ہم نے جمہوریت کی بقا کے لئے اختیار کی ہے لاہور ہائیکورٹ راولپنڈی بنچ کے احاطے میں پی پی پی کے پرامن اور نہتے کارکنوں پر بلا جواز لاٹھی چارج ریاستی دہشت گردی ہے۔

○ ضلعی انتظامیہ فیصل آباد نے فرقہ وارانہ دہشت گردی قتل و غارت اور مسلح ڈکیتی کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کے پیش نظر دفعہ 144 کے نفاذ کے ذریعے رات 11 بجے پورا شہر بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میڈیکل سٹور کے علاوہ کوئی دوکان کھلی نہ رہے۔ فیصل آباد کے شہریوں نے اس پر احتجاج کیا ہے کہ اگر دہشت گردی روکنے کا یہی حل ہے تو دن کو بھی دوکانیں بند کرا دیں۔

○ مسجدوں میں دہشت گردی کے واقعات کی مختلف مذہبی سیاسی اور سماجی تنظیموں کے لیڈروں نے سخت مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ ملک میں جنگل کا قانون چل رہا ہے۔ حکومت نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔

○ سرگودھا روڈ پر ڈاکوؤں نے متعدد ٹرک اور ایک کار لوٹ لی اسی طرح جھنگ فیصل آباد روڈ پر ڈاکوؤں نے ایک بس لوٹ لی اور مسافروں سے لاکھوں روپے کی زیورات و نقدی لے کر فرار ہو گئے۔

○ سابق نگران وزیراعظم اور چیئرمین تعلیمی ٹاسک فورس ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ لاہور ڈویژن میں پچاس سکول ایسے ہیں جن کا نتیجہ امسال صفر رہا ہے۔ کیونکہ ان کے اساتذہ صرف تنخواہ لینے سکول جاتے ہیں۔ پڑھائی کا کام وہ ٹیوشن سنٹروں پر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا نظام تعلیم روز بروز تباہی و بربادی کی طرف جا رہا ہے۔

○ کہروڑپکا کی ایک نواحی بستی میں نامعلوم افراد نے ایک امام مسجد کا سر تن سے جدا کر دیا۔ فجر کی نماز کے لئے لوگ مسجد آئے تو انہیں پتہ چلا کہ مسجد کا امام قتل کر دیا گیا ہے۔

○ دہشت گردوں نے ساہیوال کی 7 مسجدوں کو خون سے رنگین کرنے کی دھمکی دے دی ہے۔ جس سے شہر میں زبردست خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے۔

○ صوبائی کابینہ کے اجلاس میں صوبہ میں فرقہ وارانہ دہشت گردی اور سنگین جرائم کے رجحانات پر تفصیلی غور و خوض کے بعد حکومت نے اپنی حکمت عملی طے کر لی ہے جس کی روشنی میں ہنگامی اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف کی صدارت میں ہوا جس میں خصوصی طور پر سابق گورنر میاں اظہر کو شریک کیا گیا۔

○ فیصل مسجد اسلام آباد میں ملک بھر کی احتساب کمیٹیوں کے عہدیداروں کی تقریب حلف برداری ملتوی کر دی گئی ہے۔ اس کی وجہ ملک بھر میں دہشت گردی کی وارداتوں کا تسلسل ہے۔ امکان ہے کہ اب یہ تقریب 14۔ اگست کو ہو گی۔

○ صدر کلنٹن نے اسرائیل اور فلسطین پر زور دیا ہے کہ وہ قیام امن کو یقینی بنانے کے لئے پوری تندہی سے کام کریں۔ انہوں نے دونوں اسرائیل اور فلسطینی اتھارٹی کی انتظامیہ کو خبردار کیا کہ اگر امن قائم کرنا ہے تو اسرائیلی وزیراعظم فلسطینیوں کے اعتماد کے منافی اقدام سے باز رہیں۔ اور فلسطینی انتظامیہ انتہاپسندوں کو قابو کر کے دہشت گردی ختم اور تشدد گردی کے واقعات کی روک تھام کرے۔

بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان:- 04524-211806
رہائش شہر:- 04524-211883
گھر میں: 04524-22238

شوابے ہومیوپیتھک ادویات کا تازہ سٹاک آگیا ہے
ربوہ میں ہومیو ادویات کے واحد ہول سیل ڈیلرز
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز راجیکی روڈ ربوہ
نزد بیت راجیکی

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا بااعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL (92-42) 6368656. 6368389. 6369064. 6303235

8 فٹ سائز سپیشل ڈش
پر احمدیہ ٹیلیویژن کا رزلٹ شاندار
• اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل ڈش • آزمودہ مشہور زمانہ ونرسیٹ ریسیور نیا ماڈل • گارڈنر LNB امریکہ اور جاپانی واٹر
• تمام اشیاء جینوئن اور NO-1 گارنٹی کے ساتھ
• پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
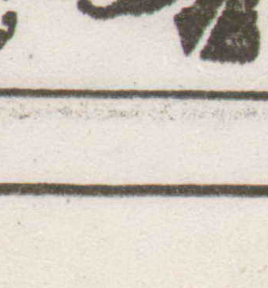
ڈش ماسٹر ربوہ
اقصیٰ روڈ
بشارت احمد خان
فون نمبرز 211274 213123